لفظوں کا سفر

یہ لفظ جو ہم صبح وشام ادا کرتے ہیں، یہ وقت کا طویل سفر طے کر کے یہاں تک پہنچے ہیں۔ یہ کہاں سے چلے، راہ میں کیسی شکلیں بدلیں اور آج ان کا یہ حلیہ کیوں ہے، ان کے سفر کی روداد بہت دل چسپ ہے۔

اسی دوران بہت سے لفظوں کی کہانیاں ذہن میں آئیں۔ سوچتا ہوں اپنے احباب کو بھی سناؤں۔ ہو سکتا ہے احباب بھی کچھ نئی راہیں دکھائیں اور کہانی آگے بڑھتی جائے۔ آنے والے دنوں میں اسی ورق پر لکھتا رہوں گا۔ ضرور پڑھیے گا اور اپنی رائے دیجیے گا۔

کامران خالد

لفظوں کا سفر۔۱

برطانوی ٹی وی پر معلومات عامہ کے ایک انگریزی پروگرام میں سوال کیا گیا کہ وہ کون سا پھل ہے جس کے نام کے معنی ہیں: ہندوستانی کھجور۔ کوئی جواب نہ دے سکا۔ پھر پتہ چلا کہ اس کا جواب ہے: اِملی۔ جسے انگریزی میں کہتے ہیں: ٹمرینڈ۔ Tamarind۔ سمجھ میں نہیں آیا ٹمرینڈ ہندوستانی کھجور کیسے ہو گئی۔ بہت سوچ بچار کے بعد احساس ہوا کہ ہماری املی کو یہ نام عربوں نے دیا ہو گا۔ عربی میں کھجور کو تمر کہتے ہیں۔ اور یہ ہند کی پیداوار ہے تو انہوں نے اسے تمر ہند کا نام دے دیا۔ وہی تمر ہند انگریزی رنگ میں ڈھل کر ٹمرینڈ tamarind ہو گئی، یعنی ہندوستان کی کھجور۔

لفظ اس طرح سفر کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر-۲

کبھی آپ نے سوچا کہ لفظ 'بنا سپتی' کہاں سے اور کیسے آیا؟

آپ نے اسماعیل میرٹھی کو وہ نظم سنی ہوگی۔ رب کا شکر ادا کر بھائی جس نے ہماری گائے بنائی۔ اس نظم کے ایک مصرع پر کم لوگوں نے دھیان دیا ہوگا۔ گائے کے بارے میں ان کا شعر ہے: گائے ہمارے حق میں ہے نعمت دودھ ہے دیتی کھا کے 'بنسپت'۔ لفظ بنسپت آپ نے پہلے کبھی سنا ہے؟ آپ نے گائے بھینسوں کے لئے چری کٹتی ہوئی دیکھی ہے؟ اس میں ملائم بانس جیسے سینٹھے اور ہرے پتّے کٹ رہے ہوتے ہیں۔ اسی بانس اور پتّے کے ملنے سے لفظ بنسپت بنا ہے جو ہندی کا لفظ ہے۔ جب ہمارے علاقے میں بنا سپتی گھی رائج ہوا تو یہ دراصل بیجوں کا تیل یا ویجی ٹیبل آئل تھا جس کا پانی اڑا دیا جائے تو اصلی گھی جیسا نظر آنے لگتا ہے۔

ڈالڈا والوں نے اس کا بازار میں تعارف کرایا اور ہمیں یاد ہے کہ سڑک کے کنارے اس نئے گھی میں پھلکیاں تل کر راہ گیروں کو چکھائی جاتی تھیں۔ اس وقت انگریزی لفظ ویجی ٹیبل کا ہندوستانی ترجمہ کرنا تھا۔ کسی کو گھاس پھونس کی نسبت سے لفظ بنسپتی سوجھا۔ وہ لفظ جب انگریزی میں لکھا گیا تو Banaspati بنا جسے عام لوگوں نے بنا سپتی پڑھا اور یہی رائج ہو گیا۔ انڈیا میں یہ گھی بنا کر مارکیٹ میں لانے کی ذمے دار مقامی کمپنی دادا لمیٹڈ تھی۔ اس نے تجویز پیش کی کہ نئے گھی کا نام Dada رکھ دیا جائے۔ لیکن ان کی سرپرست کمپنی یونی لیور نے کہا کہ اس لفظ کے بیچ میں لیور کا ایل بھی لگا دیا جائے۔ تجویز مان لی گئی اور اس طرح لفظ بنا سپتی وجود میں آیا اور یوں اس نئے گھی کا نام ڈالڈا پڑا۔

لفظ یوں سفر کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۳

ہماری گنتی کے بارے کبھی آپ نے سوچا کہ اس کے پہلے سو ہندسوں کے پورے ایک سو نام ہیں جو ہر بچے کو یاد کرنے پڑتے ہیں۔لیکن ان ہندسوں میں آواز کا تعلق ضرور ہے۔مثلاً تین کے بعد تیرہ، تیئس، تینتالیس۔اسی طرح چار کے بعد چودہ، چوبیس، چونتیس۔پھر پانچ کے بعد پندرہ، پچیس، پینتیس۔اسی طرح چھ کے بعد چھبیس، چھیالیس، چھپّن۔غرض اس طرح یہ ہندسے آواز کے رشتے میں جڑے ہیں تو پھر یہ بتائیے کہ ہماری گنتی میں دو کا ہندسہ کہاں سے آ گیا۔دو کے بعد بارہ، بائیس، بتیس، بیالیس، باون کی آوازیں نکالنے والے ہندسے آتے ہیں۔کہیں اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ بہت عرصے پہلے ہم دو کی جگہ 'بے' بولتے تھے۔جس سے آگے بارہ، بائیس، بتیس اور بیالیس جیسی آواز دینے والے ہندسے سمجھ میں آتے ہیں۔اگر میں غلط نہیں کہہ رہا تو کراچی میں دو زبانیں ایسی رائج ہیں جن میں دو کی جگہ با یا بے کہا جاتا ہے، سندھی اور گجراتی۔تو پھر یہ کیسے ہوا کہ ہماری گنتی میں، جو ساری کی ساری ہندی ہے، فارسی کا دو شامل ہو گیا۔

مطلب یہ کہ لفظ گڑھنے کی کوئی فیکٹری نہیں ہوتی۔اس کا کوئی قانون یا ضابطہ نہیں۔لفظ عوام بناتے ہیں اور آپ چاہیں تو کہہ لیں کہ وہی لفظ کی شکل بگاڑتے بھی ہیں۔

گنتی کی کہانی تو بڑی ہی عجب کہانی ہے۔یوں لگتا ہے کہ وسطی ایشیا سے زبان کا ایک فوارہ پھوٹا جس کی دھاریں ہندوستان تک آئیں اور ایران کے راستے جرمنی اور انگلستان تک پہنچیں۔آگے چل کر یہ کہانی بھی کہیں گے۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۴

زندہ زبانوں میں لفظ اپنی شکلیں بدلتے رہتے ہیں۔ یہ کام لسانیات کے استاد نہیں، گلی کوچوں میں چلتے لوگ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ قفلی تھا۔ لوگوں نے اسے قلفی کر دیا کیونکہ قفلی زبان پر نہیں چڑھتا۔ اسی طرح لفظ لحیم تھا۔ عوام نے اسے حلیم بنا دیا۔

ایک اور لفظ کا یہی حال ہوا۔ دنیا کی تاریخی عمارت تاج محل کا یہ نام نہ تھا۔ یہ عمارت اول روز سے 'روضہء ممتاز محل' کہلاتی تھی۔ خلقت کے منہ سے اتنا ثقیل لفظ مشکل سے نکلتا تھا۔ گاؤں دیہات کے لوگ چل کر یہ عمارت دیکھنے آتے تھے۔ انہوں نے لاکھ چاہا ہوگا پر نہ کہہ سکے، اپنی سہولت کے لئے انہوں نے اسے تاج محل بنا دیا، اب قیامت تک اس عمارت کا نام یہی رہے گا۔

(ایک استدعا: لسانیات کے اساتذہ سے درخواست ہے کہ ان گزارشات میں سائنسی علمی پہلو تلاش نہ کریں۔ یہ کوئی تحقیقی مقالہ نہیں، اس سے ذرا دیر کو جی بہلا لیا کریں۔ کسی نے بہت اچھا سوال کیا کہ ایک کے بعد گیارہ ہے، اکیارہ کیوں نہیں۔ کسی نے علم میں اضافہ کیا کہ بہار میں اگیارہ کہا جاتا ہے۔ آپ سب جیتے رہیں)

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۵

اورنگ زیب کمال کا حکمراں تھا۔ ذرا ذرا سے معاملے پر اس کی نگاہ رہتی تھی۔ کوئی مان سکتا ہے کہ اسے ہندی الفاظ کے لکھے جانے کے طریقے پر بھی اعتراض تھا کہ جو لفظ الف پر ختم ہونے چاہئیں انہیں لوگ چھوٹی ہ پر کیوں ختم کرتے ہیں۔ آج بھی ہم روپیہ پیسہ لکھتے ہیں تو بابائے اردو سمیت ماہرین کہتے ہیں کہ ہمیں روپیا پیسا لکھنا چاہئے۔ ایسے بے شمار ہندی لفظ ہیں جو الف پر ختم ہونے چاہئیں لیکن ہم عربی کی طرح انہیں ہ پر ختم کرتے ہیں۔ اورنگ زیب نے ایک حکم نکالا کہ آئندہ جتنے صوبوں کے نام ہ پر ختم ہوتے ہیں وہ سب الف پر ختم کر کے لکھے جائیں۔ مثلاً آگرہ کو آگرا اور بنگالہ کو بنگالا لکھا جائے۔ تاریخ میں اس حکم کا ذکر موجود ہے لیکن پھر کیا ہوا۔ اس حکم پر عمل ہوا؟ تاریخ نے خاموش رہنے ہی میں عافیت جانی۔ اسی طرح شہر بنارس کے بارے میں حکم ہوا کہ آئندہ اسے محمود آباد کہا جائے۔ کسی نے نہ کہا۔ اس قسم کے فیصلے بادشاہ نہیں، عوام کرتے ہیں۔

لفظ گلی کوچوں میں بنتے ہیں، درباروں میں نہیں۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔٦

شاید یوسفی صاحب نے کہا تھا کہ لوگوں نے 'تمغہ' کو تغما بنا دیا ہے۔ اب اس کا کیا علاج ہے کہ اصل اور صحیح لفظ 'تغما' ہی ہے۔ لغت کہتی ہے کہ یہ لفظ ترکی سے چل کر آیا۔ عوام نے اسے 'تمغا' بنا دیا۔ اس کے مطلب بھی دل چسپ ہیں۔ سونے چاندی پر لگنے والی مہر، تجارتی نشان، سکہ، ٹھپہ، مال داروں کی گاڑیوں پر لگا ہوا نشان، تعلیمی اداروں کا دیا ہوا نشان، سند، مہر (تمغا بٹھانا یعنی سکہ بیٹھنا، رعب جمنا، حکومت ہونا)۔ سچ تو یہ ہے کہ زبان سے لفظ تمغہ ادا کرنا زیادہ آسان ہے۔ اس طرح غلط لفظ عام ہو جاتا ہے اور وہ بھی اس قدر کہ اسی کو درست مان لیا جاتا ہے۔ ہم نے بزرگوں کو سنا ہے جو لکھنؤ کو نکھلؤ کہتے ہیں۔ بعض لفظ دیہات کی بولی سے آ کر شہری بن جاتے ہیں۔ لفظ 'ہونہار' عربی فارسی کا نہیں، ہندوستان کا دیہاتی لفظ ہے لیکن اپنے لہجے سے نہایت نفیس لگتا ہے۔ جن لفظوں کے آگے 'ہار' لگا ہو وہ ہندی میں بار بار ملتے ہیں؛ جیسے پالن ہار یا کھیون ہار۔ اگر آثار بتا رہے ہوں کہ لڑکا آگے چل کر کچھ نہ کچھ ہو رہے گا تو اسے ہونہار کہنا کانوں کو بھلا لگتا ہے۔

خوش گوار لفظ ہی زندہ رہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔ ۷

زبان بڑی ہی چلتی پرزہ ہے۔ خدا جانے کہاں کہاں سے لفظ اٹھاتی ہے اور اپنا ذخیرہ وسیع کرتی جاتی ہے۔ ابھی لفظ 'ہونہار' کی بات ہو رہی تھی۔ دیکھنے میں عربی فارسی کا لگتا ہے پر ہے ہمارے گاؤں دیہات کا۔ اردو کی صحبت میں بیٹھنے سے اس کے تیور ہی بدل گئے۔ ہماری لغت میں ایسے بہت سے لفظ ہیں، بعض کے آگے ع لکھا ہوتا ہے یعنی عوام کا لفظ، کچھ کے آگے عو لکھا ہوتا ہے یعنی عورتوں کی بول چال میں آنے والے الفاظ۔ اسی طرح غیر فصیح اور بازاری الفاظ بھی پائے جاتے ہیں۔ ایسے ہی ایک دیہاتی لفظ کو عزت ملی۔ لفظ ہے: رہائش۔ گاؤں دیہات کی بولی میں لفظ رہائس رائج تھا۔ میری رہائس یہاں ہے، تمہاری رہائس کہاں ہے۔ وہ اردو کے قالب میں ڈھل کر نہ صرف رہائش بنا بلکہ اسی کی بنیاد پر رہائش گاہ اور رہائش پذیر جیسے لفظ بھی بن گئے۔

یہ تو آس پاس کے الفاظ کی بات ہوئی، زبان دور کی کوڑی بھی لاتی ہے۔ ذرا سوچئے ہمارا لفظ کمرہ پرتگال سے آیا۔ لفظ قمیص اٹلی سے چل کر ہمارے ساحل پر لگا۔ سچ پوچھئے تو دنیا کی زبانیں ایک بات ضرور ثابت کرتی ہیں:

دنیا ایک ہے

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۸

اردو میں سارے کے سارے فعل verbs ہندی کے ہیں۔ باقی تمام الفاظ دنیا بھر کے ہیں۔ اردو میں جتنے لفظ عربی کہلاتے ہیں وہ پہلے فارسی میں آئے اور اُس راستے ہندوستان پہنچے۔ جزیرہ نما عرب سے براہ راست جو لفظ آئے، زیادہ تر دکن میں آئے۔ وہاں کی آبادی میں عربی نسل کا اچھا خاصا حصہ ہے۔ مسلم دنیا کے بڑے علاقے میں بوتل کو شیشہ کہا جاتا ہے۔ دکن میں تو عربوں کی طرح بوتل کو شیشہ اور کیلے کو موز کہتے ہیں۔ اردو والے بھی کافی عرصے تک بڑی بوتل کو شیشہ ہی کہتے رہے ہوں گے۔ لیکن کسی مرحلے پر انگریزی کا پلہ بھاری ہوا اور لوگوں نے شیشہ چھوڑ کر لفظ 'بوتل' قبول کرلیا۔ البتہ چھوٹی بوتل کے لئے انہوں نے لفظ 'شیشی' وضع کیا جو آج تک رائج ہے۔ (کراچی کے گلی کوچوں میں تو اب بوتل کو 'باٹلی' کہنے لگے ہیں)

دکن پر یاد آیا کہ وہاں لفظ 'پرسوں' کا مطلب برسوں بھی ہوسکتا ہے۔ میں وہاں کسی علاقے کی سیر کر رہا تھا، ایک اونچی دیوار پر پانی کا نشان دکھاتے ہوئے میرے میزبان نے کہا کہ پرسوں موسیٰ ندی میں جو سیلاب آیا تھا اس کا پانی اتنا اونچا تھا۔ پرسوں سے ان کی مراد برسوں پہلے تھی۔ اس پر یہ کہاوت یاد آئی 'پرسوں کا ہوتا کل اور کل کا ہوتا آج ہو جائے'۔ یہ کسی خاص علاقے والوں کی نہیں، جلد بازوں کی اختراع ہے۔

لفظ ہمارے ہاتھوں میں کھلونا بن جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔ لفظ گنگناتے ہیں

اس طرح بہت کم لوگ سوچتے ہوں گے۔ لفظوں میں موسیقی ہوتی ہے اور سُر ہوتے ہیں۔ انہیں ایک خاص ڈھب اور قرینے سے آگے پیچھے چنا جائے تو وہ سبزہ زار میں روانی سے بہنے والے چشمے کی طرح گنگناتے ہیں۔ اور اگر چشمے کی راہ میں پتھر آئیں تو لفظ بے سُرے اور کھردرے ہو جاتے ہیں۔ آیئے دیکھیں لفظ کیسے چنے جاتے ہیں یا یوں سمجھئے کہ فصاحت اور سلاست سے کیا مراد ہے۔

ہم کہتے ہیں رنج وغم۔ غم ورنج نہیں کہتے حالانکہ وہ غلط تو نہیں۔

کم وبیش۔ بیش وکم نہیں کہتے۔ اونچ نیچ۔ نیچ اونچ نہیں کہتے

فتنہ وفساد۔ فساد وفتنہ بھی کہہ سکتے ہیں مگر نہیں کہتے۔ حسن وجمال کو ہم جمال وحسن نہیں کہتے۔

دیکھا بھالا۔ ہم بھالا دیکھا کہیں تو مطلب وہی ہے مگر نہیں کہتے۔

کرتا دھرتا۔ چاہیں تو دھرتا کرتا کہیں مگر فصیح نہیں

اور کچھ مثالیں میں دیتا ہوں، کچھ مثالیں آپ دیجئے:

لاڈ پیار۔ سوچ بچار۔ چال چلن۔ صبح سویرے۔ جھوٹ موٹ۔ دور دراز۔ کاروبار۔ شام وسحر۔ راہ و رسم۔ بھول چوک۔ نرم ونازک۔ ہم پیالہ ہم نوالہ۔ بھوک پیاس۔

میرے صحافت کے استاد یوسف صدیقی نے جنگ اخبار کی شہ سرخی لگانے میں بڑی شہرت پائی تھی۔ آٹھ دس لفظوں کی سرخی میں لفظ اس طرح بٹھاتے تھے کہ ان میں ایک طرح کی روانی صاف جھلکتی تھی۔ اسے وہ کہتے تھے، الفاظ کی نشست و برخاست۔ ہم کہتے کہ برخاست و نشست کیوں نہیں؟ کہتے تھے بس یہی فرق ہے مجھ میں اور تم میں۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔ آیئے شعر کہیں

گزشتہ نشست میں اردو الفاظ اور ترکیبوں کی بات ہو رہی تھی جن میں فصاحت ہوتی ہے، ایک طرح کی نغمگی۔ اس پر احباب نے فصیح ترکیبوں کے انبار لگا دیئے۔ مگر سوال یہ اٹھ کھڑا ہوا کہ یہ کیسے طے ہو کہ یہ الفاظ فصاحت کے معیار پر اترتے ہیں۔ کیوں کر جانچا جائے کہ دو دو الفاظ کے ملنے سے جو ترکیبیں وضع ہوئی ہیں وہ فصیح ہیں۔ معاً خیال آیا کہ یہ کام تو بہت آسان ہے۔ جو لفظ یا ترکیب مصرع میں عمدگی سے بیٹھ جائے وہ فصیح ہے۔ مثلاً کسی نے کہا 'خیال وخواب' اس کو مصرع میں بٹھایا: خیال وخواب میں بجتی ہیں محفلیں کیسی۔ یہ بالکل فرضی اور خود ساختہ مصرع ہے لیکن شہادت دے رہا ہے کہ 'خیال وخواب' فصیح ہے۔ آج یوں کریں کہ احباب کے لکھے ہوئے الفاظ کو اس کسوٹی پر پرکھیں اور آزمائیں کہ الفاظ میں فصاحت ہے یا نہیں، آپ مصرع موزوں کیجئے، بالکل گھریلو اور خود ساختہ۔ دیکھیں کیا سامنے آتا ہے۔ میں پہل کرتا ہوں:

حسین وجمیل: کچھ حسین وجمیل ہم بھی ہیں

ناز وادا: ناز وادا پہ آپ کی قربان جایئے

قوسِ قزح: ہم بھی نہائیں رنگ میں قوس قزح کے ساتھ

رنج والم: کیا پوچھتے ہو ہم نے جو رنج والم اٹھائے

رسم دنیا: رسم دنیا بھی ہے موقع بھی ہے دستور بھی ہے

خواب وخیال: الگ بسائی ہے خواب وخیال کی دنیا

خیال وخواب: خیال وخواب میں ملتی ہیں راحتیں کیسی

آن بان: سج دھج بھی ہے عجیب تری آن بان میں

تانا بانا: ان الجھنوں کا راز کبھی ہم سے پوچھئے پیچیدہ زندگی کا ہے تانا بانا

رسم ورواج: علّت کی طرح پال لئے رسم ورواج

ہاتھ پاؤں: جب وقت پڑا پھول گئے سب کے ہاتھ پاؤں

اونچ نیچ: یہ اونچ نیچ ہم کو ڈبو دے گی ایک دن کیسے معاشرے میں جنم ہم نے لے لیا

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۱۰

لفظوں کو کسی ایک جگہ قرار نہیں۔ کہاں وضع ہوئے، کدھر سے چلے، کہاں پہنچے، راہ میں کتنے چلنے بدلے۔ اس کا ایک پورا علم ہے جسے لسانیات کہا جاتا ہے۔ اس علم کو جاننے کے دو طریقے ہیں۔ یا تو اس کی باریکیوں میں جا کر سر کھپائیے یا اس کی سطح پر آئی ہوئی بالائی چکھئے اور لطف اٹھائیے۔ ہم یہی کر رہے ہیں۔ ہمارے بدن پر کیا کیا ہے، لفظ خدا جانے کہاں سے چلے اور ایک طرف ہندوستان آئے اور دوسری جانب یورپ تک پہنچے۔ آیئے چند ایک مثالیں دیکھیں:

آنکھ eye

منہ mouth

ناک nose

دانت dental

بھوئیں browse

کامران خالد

ہاتھ hand

ناخن nail

جبڑے jaws

اور اگر رشتوں کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے انگریزی اور فارسی آپس میں بھائی یا برادر ہیں، سوچیے مادر، پدر، خواہر، برادر کی انگریزی۔ اور ہاں، کچھ یہی حال سنسکرت کا ہے۔ فارسی میں مادر، سنسکرت میں ماتر۔ فارسی میں پدر، سنسکرت میں پتر۔ فارسی میں برادر، سنسکرت میں بھراتر۔

ہے نا گورکھ دھندا (معنی ایک قسم کا قفل جو بغیر چابی کے کھلتا ہے مگر بہت مشکل سے)

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔ ۱۱

آج بات گنتی کی ہو رہی ہے۔ اس کا تو نہ کوئی سرا ہے نہ کنارہ۔ وہ جو کہتے ہیں کہ ہر دس میل پر لہجہ بدل جاتا ہے، وہ تو شاید اتنی درست بات نہیں مگر یہ طے ہے کہ ہر دس پندرہ کیلومیٹر کے بعد گنتی بدل جاتی ہے۔ اول تو ہماری گنتی یوں انوکھی ہے کہ اس میں پہلے سو ہندسوں کے سو نام ہیں۔ سارے یاد کرنا ضروری ہے۔ دوسرے یہ کہ ان سو ہندسوں میں ہر علاقے والوں نے فرق کر لیا ہے، پنجاب کی گنتی جدا ہے، دکن کی مختلف۔ بہار میں الگ آوازیں ہیں (گیارہ کو اگیارہ کہتے ہیں) اور قیاس کہتا ہے کہ شمال کے پہاڑی علاقوں میں مختلف ہوں گی۔ مگر جو عام ہندسے ہیں ان میں پانچ چھ تو ایسے ہیں کہ بڑوں بڑوں کو یاد نہیں رہتے یا ان میں فرق کرنے کے لئے ذہن پر زور ڈالنا پڑتا ہے۔ لیجئے سنئے:

انسٹھ۔ انہتر۔ اناسی۔ نواسی

اکثر احباب ان ہندسوں پر آ کر اٹک جاتے ہیں اور آسانی کے لئے انہیں انگریزی میں ادا کر دیتے ہیں۔ مگر یہاں بھی اصول آوازوں ہی کا ہے۔ ساٹھ سے پہلے انسٹھ۔ ستر سے پہلے انہتر۔ اسی سے پہلے اناسی اور نوے کی مناسبت سے نواسی۔

اب رہ گئی علاقے علاقے کی گنتی۔ اس کی نہ اور ہے نہ چھور۔ آپ خود ہی قیاس کر لیجئے۔ چلئے اب دیکھیں گنتی نے دنیا میں کہاں کہاں سفر کیا اور اپنی بنیادی بولی نہیں بدلی۔ دلی کی گنتی میں اور لندن کی گنتی میں کتنی مشابہت ہے، دیکھئے:

ایک ace دو two, duo, bi-

تین three, tri- چار four

پانچ five چھ six

سات seven آٹھ eight

نو nine صفر cypher جو بعد میں zero ہو گیا

دس decimal

تو گویا لفظ یوں سفر کرتے ہیں۔ ان پر کسی کا اجارہ نہیں، یہ کسی فرد یا شخصیت کی ایجاد نہیں اور اگر ہے تو اس کا نام باقی نہیں۔ لفظ آزاد ہیں۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر-۱۲

جس طرح لغت لکھنے کا فن لغت نویسی ہوتا ہے، اسی طرح لغت پڑھنے کا فن لغت خوانی بھی ہوتا ہے۔ یہ مشکل فن ہے۔ آپ کو آتا ہے؟ کبھی خود کو آزمایا ہے آپ نے۔ مثال کے طور پر لغت میں لفظ 'گنجلک' تلاش کرنے میں کتنی دیر لگی؟ کیا آپ کو اردو کے سارے حروف زبانی یاد ہیں؟ پہلے آپ 'گ' تلاش کریں گے، پھر 'ن' اس کے بعد 'ج' پھر 'ل' آخر میں 'ک'۔ بے شمار احباب کو اردو کی الف بے پے زبانی یاد نہیں، یہ میرا تجربہ ہے۔ آیئے اب دیکھیں کہ لغت پڑھنا بھی ایک اچھا خاصا مشغلہ ہے، اس میں لطف بھی ہے اور علمیت بھی۔ کل ہی کی بات ہے، ہمارے ایک دوست نے سوال اٹھایا کہ لفظ 'گڑھنا' صحیح ہے یا 'گھڑنا'۔ لیجئے صاحب لغت کھل گئی۔ پہلے جامع اللغات کی باری تھی۔ ہم نے گڑھنا نکالا۔ لکھا تھا دیکھو گھڑنا۔ وہ دیکھا تو ایک مزے کی کہاوت ہاتھ آئی: گھڑے کمہار بھرے سنسار۔ یعنی معمولی آدمیوں کے کام سے ساری دنیا فائدہ اٹھاتی ہے۔ پھر مزید وضاحت دیکھی۔ گھڑی ہوئی یعنی بنائی ہوئی بات جس میں اصلیت نہ ہو۔

اس کے بعد ہم نے نور اللغات کھولی۔ لفظ گڑھنا نکالا، لکھا تھا: دیکھو گھڑنا بمعنی زیور بنانا۔ سند کے طور پر ایک شعر بھی ملا: بنیں گے کس کا زیور چاند سورج گڑھا کرتے ہیں زرگر چاند سورج۔ اس کے آگے نور اللغات نے مزے کی بات لکھی ہے۔ کہتے ہیں: گھڑنا اور گڑھنا دونوں صحیح ہیں۔ شعرا کے کلام میں گڑھنا کہیں نہیں ملا، لکھنؤ میں زبانوں پر گڑھنا اور دہلی میں گھڑنا ہے۔

آخر میں فرہنگ آصفیہ نکالی۔ لفظ گھڑنا فارسی لفظ ساختن کا ترجمہ ہے۔ معنی بنانا، وضع کرنا جیسے گھڑے کمہار بھرے سنسار۔ سند کے طور پر شعر بھی ملا: کہیں نہ داد ملی مثلِ نالہ زنجیر کچھ ایسے لفظ گھڑے ہیں میرے فغاں کے لئے (صابر)۔ آخر میں لفظ گھڑنا کے معنی میں گم ہو جایئے: سونے چاندی کے زیور بنانا، جھوٹی بات یا جھوٹا قصہ گانٹھنا، بات بنانا، افسانہ تراشی کرنا، مارنا پیٹنا، زدو کوب کرنا، لکڑی یا جوتی سے خبر لینا۔

قربان جایئے زبان کی خوبیوں پر۔

اب ایک کام کیجئے۔ اگر آپ کے پاس اردو کی لُغت ہے تو پہلے مبارکباد قبول کیجئے۔ پھر سامنے گھڑی رکھ کر اس میں لفظ 'گنجلک' تلاش کیجئے اور بتایئے کہ اس عمل میں آپ کو کتنے سیکنڈ یا کتنے منٹ لگے؟ اس کے بعد ممکن ہو تو بتایئے کہ لفظ 'گنجلک' سے کیا مراد ہے۔ دیانت داری شرط ہے۔

Scanned with CamScanner

سبق (۱۵)

دِن

سات دن کا ایک ہفتہ کہلاتا ہے ۔:۔

۱۔ سنیچر۔ اتوار۔ سوموار۔ منگل۔ بدھ۔ برہسپت۔ شکر

۲۔ ہفتہ۔ اتوار۔ پیر۔ منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ

۳۔ شنبہ۔ یکشنبہ۔ دوشنبہ۔ سہ شنبہ۔ چہارشنبہ
پنجشنبہ۔ جمعہ

۴۔ اتوار کے دِن تمام کچہریاں بند رہتی ہیں ۔:۔

۵۔ کسی گاؤں میں جمعہ کے دِن کسی میں پیر کے دِن پینٹھ یا ہاٹ لگتی ہے ۔:۔

۶۔ آئندہ یکشنبہ کو سُورج گرہن کی تعطیل ہو گی ۔:۔

۷۔ دوشنبہ، سہ شنبہ اور چہارشنبہ کو ہولی کی چھٹی ہو گی ۔:۔

۸۔ سوموار کے دن گنگا اشنان کا بڑا میلہ ہے ۔:۔

۹۔ پیر کے دِن ہمارا امتحان شروع ہو گا ۔:۔

سبق (۱۵)

دِن

سات دن کا ایک ہفتہ کہلاتا ہے ۔

۱۔ سنیچر۔ اتوار۔ سوموار۔ منگل۔ بدھ۔ برہسپت۔ شکر

۲۔ ہفتہ۔ اتوار۔ پیر۔ منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ

۳۔ شنبہ۔ یکشنبہ۔ دوشنبہ۔ سہ شنبہ۔ چہار شنبہ
پنجشنبہ۔ جمعہ

۴۔ اتوار کے دِن تمام کچہریاں بند رہتی ہیں ۔

۵۔ کسی گاؤں میں جمعہ کے دِن کسی میں پیر کے دِن پینٹھ یا ہاٹ لگتی ہے ۔

۶۔ آئندہ یکشنبہ کو سورج گرہن کی تعطیل ہو گی ۔

۷۔ دوشنبہ، سہ شنبہ اور چہار شنبہ کو ہولی کی چھٹی ہو گی ۔

۸۔ سوموار کے دن گنگا اشنان کا بڑا میلہ ہے ۔

۹۔ پیر کے دِن ہمارا امتحان شروع ہو گا ۔

Scanned with CamScanner

سبق (۱۶)

۱۔ مہینہ :۔ سال یا برس کے بارہ مہینے ہوتے ہیں :

ہجری مہینوں کے نام

۲۔ محرّم۔ صفر۔ ربیع الاوّل۔ ربیع الثانی۔ جمادی الاوّل۔ جمادی الثانی
رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ شوال۔ ذی قعد۔ ذالحجہ

ہندی مہینوں کے نام

۳۔ چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ ساون۔ بھادوں
کنوار۔ کارتک۔ اگھن۔ پوس۔ ماگھ۔ پھاگن :

انگریزی مہینوں کے نام

۴۔ جنوری۔ فروری۔ مارچ۔ اپریل۔ مئی۔ جون۔ جولائی
اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر :

۵۔ پھاگن کے مہینے میں ہولی ہوتی ہے :

۶۔ دسمبر کی پچیسویں کو بڑا دن ہوتا ہے :

۷۔ ایک دفعہ مارچ اور ایک بار ستمبر کے مہینے میں دن رات برابر ہوجاتے ہیں۔

۸۔ ساون اور بھادوں میں مینھ کی جھڑیاں لگتی ہیں :

۹۔ پوس اور ماگھ میں کڑاکے کا جاڑا پڑتا ہے :

۱۰۔ جیٹھ اور اساڑھ میں سخت گرمی ہوتی ہے۔ لو چلتی ہے
اور آندھیاں آتی ہیں :

لفظوں کا سفر۔۱۳

گزرے ہوئے وقت سے آپ کٹ گئے ہیں یا وابستہ ہیں۔ چلئے آزماتے ہیں۔اسماعیل میرٹھی کی اردو کی پہلی کتاب کے سبق کا آموختہ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں ہمیں کیا یاد ہے اور کیا بھول چکے: سنیچر سے کون سا دن مراد ہے، برہسپت کس دن کو کہتے ہیں۔ منگل سے پہلے کون سا دن ہوتا ہے اور جمعرات کے بعد کون سا دن آتا ہے۔ شنبہ کس دن کو کہتے ہیں۔ آپ اگر دن گن جائیں تو دوشنبہ، سہ شنبہ اور پنجشنبہ سنیں گے۔ ان سے کیا مراد ہے اور کیا آپ ساتوں دن دہرا سکتے ہیں۔ ربیع الاول سے پہلے کون سا مہینہ ہوتا ہے اور حج کس مہینے میں ہوتا ہے، ہولی پھاگن کے مہینے میں ہوتی ہے، پوس اور ماگھ میں کون سا سخت موسم ہوتا ہے، شدید گرمی کس مہینے میں ہوتی ہے؟ ذہن پر زور ڈالئے اور اگر یاد نہیں اور یاد کرنا چاہتے ہیں تو آیئے اردو کی پہلی کتاب (۱۸۹۲ء) کے دو سبق دہراتے ہیں۔ اس طرح سبق پکا یاد ہو جائے گا اور بزرگوں کی روح شاد ہوگی۔ تھوڑی دیر کو سہی۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۱۴

کچھ عرصہ ہوا میں اردو کے قاعدوں کا جائزہ لے رہا تھا۔ بہت سے نرالے لفظ ملے، ح سے حواصل، ذ سے ذقن، ک سے کوکنار۔ ان ہی میں ایک بھلا سا دیسی لفظ ملا: گ سے گنتارا۔ وہی جس پر بچوں کو گنتی سکھائی جاتی تھی۔ مگر اس کے بعد یہ لفظ کبھی سننے میں نہیں آیا۔ لوگ انگریزی نام لینے لگے abacus۔ اس طرح لفظ زبان سے نکل جاتے ہیں۔ آیئے لغت کے ابتدائی صفحوں میں کچھ ایسے لفظ ڈھونڈیں جنہیں ہم نے ترک کر دیا اور جو زبان سے نکل گئے یا ان کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے

آبستنی۔ حاملہ عورت **آتما**۔ ماں کی محبت، باپ کی شفقت، پیٹ، معدہ، بھوک، دل

آتی پاتی۔ بچوں کا کھیل جس میں وہ ایک لڑکے کو پتا لینے بھیجتے ہیں اور چھپ جاتے ہیں۔

آچا۔ باپ دادا۔ نانا، بوڑھی عزت دار خادمہ **آخور**۔ پانی پینے کی جگہ (پیاؤ)

آخون۔ میاں جی، استاد، معلم **آدر**۔ عزت، آؤ بھگت

آدھین ہونا۔ فرماں بردار ہونا محتاج ہونا، نوکر ہونا

آدی بادی۔ آدی بادی چیزیں نہ اٹھالانا **آدینہ**۔ جمعہ

آرد۔ آٹا، پسا ہوا غلّہ **آروغ**۔ ڈکار

آزوقہ۔ تھوڑی سے غذا، تھوڑا رزق **آسا**۔ مثل، مانند

آسیا۔ چکّی **آش**۔ شوربا، حریرہ

آفتابہ۔ ایک قسم کا لوٹا **آکا**۔ بھائی، بڑا بھائی

آکھر۔ چوپایوں کے رہنے کی جگہ **آگری**۔ چوڑیاں

آماس۔ ورم، سوجن **آناکانی**۔ چشم پوشی، ٹال مٹول

آندو۔ زنجیر **آنکنا**۔ پرکھنا، قیمت لگانا

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۱۵

بعض اچھے بھلے لفظ زبان سے غائب ہوگئے ،نئی ترکیبیں رائج ہوگئیں۔جو لفظ خارج ہوئے ان کا دکھ ہوتا ہے مگر زندہ زبانوں کی یہی شان ہے۔آیئے آج پھر کچھ ایسے لفظوں کو یاد کریں کہ جو تھے ،اور جواب نہیں۔

آوہ۔بھٹی جس میں کمہار برتن پکاتے ہیں۔آوہ کا آوہ بگڑا ہوا

آہر جاہر۔لوگوں کا آنا جانا　　آہو۔ہرن　　اِباحت۔اجازت

ابرن۔زیور،گہنا　　ابریق۔چھاگل،صراحی　　اُبَسنا۔گلنا سڑنا

ابلا۔نازک،کمزور　　ابلہ۔احمق،سادہ　　اِبّی۔گلّی ڈنڈا کھیلنا

ابیل دبیل۔دبنے والا،کمزور　　اُپاڑنا۔اکھاڑنا،تمام کرنا

اتارن یا اترن۔پہنا ہوا کپڑا　　اترتا چاند۔مہینے کے آخری دن

اترسوں۔کل پرسوں اترسوں　　ات گت۔بے حد،بے انتہا

اَتّم۔کامل،پورا　　اتھک۔بڑا محنتی،مشقت کرنے والا،نہ تھکنے والا

اٹاری۔کوٹھا،بالاخانہ　　اٹالا۔گھر گرہستی کا سامان　　اٹ سٹ۔جوڑ توڑ

اٹکن بٹکن۔چھوٹے بچوں کا کھیل،اب کوئی نہیں کھیلتا۔　　اٹم۔ڈھیر،انبار

اُٹھلّو۔لگ کر کام نہ کرنے والا　　اٹھوارہ۔آٹھ دن کا عرصہ(پندھرواڑہ)

اُجاغ۔چولہا　　اجگر۔بہت بڑا سانپ،اژدہا　　اجورہ۔اجرت،مزدوری

اُجھر۔جھگڑالو،تکرار کرنے والا　　اجھینا۔چولہے میں آگ بھڑکانا

اجیر۔اجرت پر کام کرنے والا　　اُچاپت۔ادھار کا لین دین

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر ۔ ۱۷

لسانیات کے علم پر نظر ثانی کرنی پڑے گی۔ اس کمپیوٹر نے سب کچھ درہم برہم کر دیا۔ کسی بھی متروک لفظ کا اس پر اعلان کیجئے، دنیا کے کسی نہ کسی گوشے سے صدا آئے گی کہ وہاں یہ لفظ خوب رائج ہے۔ آیئے آگے چلیں۔

اَش اَش ۔ کسی چیز کو پسند کر کے جھوم جھوم جانا

اُشغلا ۔ فتنہ، فساد

اُشلک ۔ تہمت، بہتان

اغل بغل ۔ ادھر اُدھر، دائیں بائیں

افسان ۔ چاقو چھری تیز کرنے کا آلہ

اکال ۔ قحط سالی، کم یابی

اُکت ۔ نئی بات، انوکھی بات

اَکٹ ۔ جو چیز کٹ نہ سکے، کامل

اکرا ۔ جانوروں کی ناقص غذا

اکڑو ۔ بیٹھنے کا انداز (اکڑوں)

اکل کھُرا ۔ جو چاہے کہ بس اسی کا بھلا ہو

اکواہی ۔ ایک ہی پہلو بیٹھنا یا لیٹنا

اکول ۔ بہت کھانے والا، پیٹو

اکونے ۔ دوران حمل ہونے والی متلی

اکھرنا ۔ ناگوار گزرنا، برا لگنا (کھلنا)

اکیلنا ۔ اُدھیڑنا، چھیلنا

اگارنا ۔ کنواں صاف کرنا

اگٹا پیچی ۔ اپنا غصہ ظاہر کرنا

اِگن ۔ پھوہڑ، بدسلیقہ

اگن ۔ ایک چھوٹا پرند۔ آگ (اگن بوٹ)

اگوا ۔ سردار، مکھیا

اگوا ۔ گنّے کی چوٹی

اگھانا ۔ لازم، سیر ہونا

اَلا راسی ۔ لااُبالی، بے پروا

اُلانگھنا ۔ کودنا، پھاندنا

اُلاہنا ۔ گلہ، شکایت، ملامت

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر ۔ ۱۸

لفظ کبھی مقامات پر اور کبھی زمانوں میں اپنی شکلیں بدل لیتے ہیں لیکن مرتے نہیں ۔ لفظوں کا احترام کیا جانا چاہیے ۔ آیئے آگے چلیں ۔

اَل بَل ۔ غرور، گھمنڈ

الٹوانسی ۔ اپنا الزام دوسرے پر لگا دینا

اُلجھیڑا ۔ جھگڑا، بکھیڑا

اَلسیٹ ۔ دغا، فریب

اُلش ۔ بچا ہوا کھانا

الغاروں ۔ ڈھیروں، بہت سارا

اَلفتہ ۔ مفت خور، بدمعاش

اَللے تللے ۔ عیش و آرام، پیسے اُڑانا

اَلَنگ ۔ طرف، جانب

اَلوپ ۔ چھپا ہوا، نظر نہ آنے والا

الول کلول ۔ کھیل کود

اُلیچنا ۔ پانی پھینکنا، پانی سے خالی کرنا

اَمی جمی ۔ سکون، بے فکری

اَنچھر ۔ جادو، منتر

اَندھڑ ۔ تیز ہوا، تند

اَنگڑ کھنگڑ ۔ کاٹھ کباڑ

انوٹھا ۔ وہ چیز جس میں سے کسی نے کھایا نہ ہو ۔ کچھ لوگ انوکھا بولتے ہیں

اَنیلا ۔ ناواقف، ناتجربہ کار

ادائی ۔ کسی کا آنا

اُوپ ۔ چمک، آب و تاب

اوُسر ۔ شور اور بنجر زمین

اُوگرا ۔ بدمزا کھانا

اولما ۔ گرم پانی میں جوش دیا ہوا گوشت

اونبھی ۔ چھپا ہوا گڑھا، گیہوں کے ہولے

اوہا ۔ چولھے کا گول خانہ

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۱۹

لفظ جیتے ہیں، دھڑکتے ہیں، سانس لیتے ہیں، میری گلی میں نہیں تو آپ کے محلّے میں۔آیئے کچھ مثالیں دیکھیں۔

اَہرا۔لکڑیاں چن کر آگ جلانا
اہر تہر۔گھبراہٹ، الجھن
اہلے گہلے پھرنا۔اتراتے، مزے کرتے پھرنا
اہیر۔گوالے، گھوسی
اتیر۔خود پسند، اِترانے والا
ایسان۔پورب اور اُتر کے درمیان
ایڑی دیکھنا۔اپنی ایڑی دیکھنے سے نظر نہیں لگتی
ایکھ۔گنا
ایمن۔بے خوف، بے خطر
ایوارا۔مویشیوں کے لئے مکان
اَین۔گائے، بکری کے دودھ اترنے کے آثار
ایما۔اشارہ، حکم

یہاں الف کا باب مکمل ہوتا ہے مگر کتنے یہ الفاظ شامل ہونے سے رہ گئے، کہاوتوں، محاوروں اور ضرب الامثال کی باری آئی ہی نہیں۔مشکل یہ ہے کہ گنجائش کم ہے اور سفر طویل۔اس مرحلے پر دو ایک باتیں ضروری ہیں۔احباب نے جس طرح لفظوں کے اس سفر کی پذیرائی کی وہ میری توقع سے کہیں بڑھ کر رہی۔شکر یہ ادا کرنے کا کوئی مناسب ڈھنگ ذہن میں نہیں آرہا، بس یہی کہ جیتے رہیئے۔دوسری بات جو اس سفر کے دوران میں نے سیکھی یہ کہ لفظ کبھی مرتے نہیں، وہ کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی گوشے میں خوب خوب جیتے ہیں۔یہ کہنا مناسب نہیں کہ لغت پرانے لفظوں کا قبرستان ہوتی ہے۔نہیں۔میرا خیال ہے لفظوں کا احترام کرنا چاہیئے۔میر الفظوں کے بارے میں یہ کہنا ہے کہ انہیں مُردہ نہ کہو۔اس کی ایک بڑی مثال لفظ 'گوتھمیر' ہے۔ہم سمجھ بیٹھے تھے کہ دھنیا کو اب کوئی گوتھمیر نہیں کہتا۔مگر اس لفظ کے فیس بک پر آنے کی دیر تھی، دنیا بھر سے آواز آئی کہ یہ لفظ تو زندہ ہے، بے شمار گھروں میں ہرا دھنیا گوتھمیر کہلاتا ہے۔پھر اساتذہ کے کلام سے بھی تصدیق ہوئی اور خوب ہوئی۔بہر حال اب بے کا سفر شروع ہوتا ہے، اسی احساس کے ساتھ کہ زبانیں زندہ رہتی ہیں، بس ضروری ہے کہ ان کی نبض پر آپ کا ہاتھ رہے۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر ۔ ۲۰

لیجئے صاحب، بے کے باب میں قدم رکھتے ہی ایک ایسے لفظ نے چونکایا جس ایک لفظ میں درجنوں لفظ چھپے تھے۔ وہ لفظ تھا: بات ۔ میرے ذہن میں وہ محاورے آنے لگے جو لفظ 'بات' سے شروع ہوتے ہیں ۔ وہ تو اس شان سے آئے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔ میں نے لکھنا شروع کئے تو چالیس محاورے لکھ چکا ہوں جو لفظ 'بات' سے شروع ہوتے ہیں اور ابھی رُکنے اور ٹھہرنے کے آثار نہیں۔ تو یوں کرتے ہیں کہ اس سفر کے شرکا وہ سارے محاورے لکھیں جن میں 'بات' آتا ہو۔ دیکھیں بات چل نکلے تو پتہ چلے بات کہاں تک پہنچتی ہے۔

اس دوران بے سے شروع ہونے والے چند ایسے لفظ ڈھونڈتے ہیں جن کا رواج ختم ہو چلا ہے مگر بہت ممکن ہے بعض علاقوں میں خوب رائج ہوں۔

بادامہ ۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا	بادیان ۔ سونف
بارجہ ۔ برآمدہ ۔ کوٹھا ۔ اٹاری	باسن ۔ برتن بھانڈے
باکھل ۔ چند گھروں کا محلّہ	بالو ۔ ریت، موٹی ریت بھاڑ والی
بانڈی ۔ چھڑی، واکنگ اسٹک	باؤٹا ۔ جھنڈا ۔ نشان
ببری ۔ ماتھے پر بالوں کی جھالر	بُتّا ۔ دام، فریب، دھوکا
بتاؤس ۔ بینگن	بِچلا ۔ منجھلا، بیچ والا
برزن ۔ کوچہ، گلی، سڑک	برودت ۔ سردی، ٹھنڈ
بریٹھا ۔ دھوبی	روزن، چھید، سوراخ
بفا ۔ سر کی خشکی	بکاول ۔ باورچی

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۲۱

لفظ ہماری زندگیوں میں آتے رہتے اور جاتے رہتے ہیں۔ ہم جان بوجھ کر انہیں ترک نہیں کرتے، بس زندہ زبانوں کا یہی چلن ہے۔ آج بھی کچھ ایسے ہی لفظوں کی بات ہے جو کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ چل بسے اور کچھ کہتے ہیں کہ جیتے جاگتے ہیں۔ آپ بھی اس فہرست میں اضافے کیجئے۔

بَند وڑ۔ ملازمہ، لونڈی	بند ھج۔ بچت، کفایت شعاری
بندھی مٹھی۔ راز، سربستہ، پوشیدہ	بُندیلن۔ عطر فروش عورتیں
بِوان۔ ہوائی جہاز	بوبو۔ بہن، ہمشیرہ
بوتہ۔ اونٹنی کا بچہ	بور۔ آٹے کی بھوسی، بور کے لڈو
بورا۔ صاف کی ہوئی کھانڈ	بوغما۔ بے ہودہ، بے تکی باتیں
بُہاری۔ جھاڑو	بھاگ بھرا۔ طاقت ور، خوش نصیب

کل ایک لفظ سامنے آیا تھا: بادلہ۔ اس کا قصہ سنئے:

Ghazala Jafri , humarey haa'n dulhan ka nikah ka dopatta soney k taar dalwakar banwaya jata tha jisey taash baadla kehtey they or kali patti mein sachey mootiyo'n ki jhalar banakar ghoonghat banaya jata tha us kali patti mein 7 9 ya 11 soney ki tikliya'n lagai jati thein phir usey dopattey mein laga dety they is tarha Taash Baadla banta tha

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۲۲

کسی نے کہا کہ آپ کی پوسٹ سے زیادہ مزا لوگوں کے کمنٹس میں آرہا ہے۔

ارے کس کو انکار ہے اس بات سے۔ سارا کمال ہی مزے کا ہے۔ جس روز یہ آنا بند ہو گیا ہم یہ کاروبار بند کر کے کوئی نیا دھندا شروع کر دیں گے۔ لطف تو اسی میں ہے کہ ایک ذرا سے لفظ پر لوگوں کی خیال آرائی شروع ہوتی ہے اور کیسی کیسی انوکھی باتیں پڑھنے میں آتی ہیں۔ آیئے دیکھیں آج کے لفظ زندہ ہیں یا چل بسے

بہان۔ صبح تڑکا

بھبھک۔ شعلے کی بھڑک، گرم بھاپ

بھتار۔ خاوند، شوہر

بھٹور۔ چولہے کی جلی ہوئی سرخ مٹی

بھج۔ بازو، کہنی سے اوپر کا حصہ

بہجت۔ خوشی، شادمانی

بھدرک۔ نفع، فائدہ

بھرکُٹی۔ دونوں بھنوؤں کے بیچ کی جگہ

بھون۔ زور کی بارش

بھُگا۔ بیوقوف، بدھو (تِل بھگا یاد ہے؟)

بھگل۔ مکروفریب، دھوکا

بہلہ۔ چمڑے کا دستانہ جس پر شکاری باز کو بٹھاتے ہیں

بھنگراج۔ ایک خوش آواز پرندہ

بھُوبل۔ گرم راکھ چولہے کی جس میں شکرقند پکائی جاتی ہے۔

مجھے تل بھگے والا یاد ہے اور وہ چورن والا بھی یاد ہے جو چورن کے اوپر شعلہ اٹھاتا تھا۔ اور وہ قلعی گر یاد ہے جو بھٹی بنا کر پورے محلے کے برتن قلعی کرتا تھا اور ہم اس کے گرد بیٹھ کر ایک ایک برتن کے چمکنے کا تماشہ دیکھتے تھے۔ اور ہاں، وہ تماشہ دکھانے والا بھی یاد ہے جس کی سیر بین کی کھڑکیوں میں بچے دنیا کی سیر کرتے تھے۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۲۳ متروک لفظ کیسے منسوخ ہوئے؟

آج پھر ہم کچھ ایسے لفظ دیکھیں گے جو کبھی رائج تھے لیکن پھر ترک کر دیئے گئے۔ سوال یہ ہے کہ کس نے ترک کئے۔ کیا پیمانہ یا کیا معیار تھے جس کی بنا پر زبان پر چڑھے ہوئے کتنے ہی لفظ استعمال میں نہیں رہے۔ ان لفظوں پر نگاہ ڈالیں تو ایک عجب انکشاف ہوتا ہے۔ اُن ہی لفظوں کا استعمال کم ہوتا گیا جو، بدوضع اور کھردرے تھے۔ اردو زبان صرف کوئی بولی ہی نہیں، ایک تہذیب اور اعلیٰ روایت کا حصہ ہے جو بے ڈھب لفظوں کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ آیئے کچھ ایسے ہی لفظوں پر ایک نگاہ ڈالیں:

پاتک۔ گناہ، عیب	پاٹھا۔ ہاتھی کا بچہ
پاسی۔ چوکی دار، محافظ	پت۔ عزت، آبرو
پٹاپر۔ رس بھری	پٹاپٹی۔ رنگ برنگی گوٹ
بیاری۔ رات کا کھانا	بیتلی۔ بدنصیب
بیڑوی۔ آٹے کی کچوری	بیلا۔ بڑا کٹورا، خیرات مانگنے والا
پاشنہ۔ ایڑی	پائنتی۔ سرہانے کی ضد۔ پاؤں کی طرف
پارنا۔ کاجل کی کالک جمع کرنا	بجھیڑا۔ چنے اور جو ملے ہوئے
بیتال۔ بھوت پریت	بینا۔ ماتھے پر پہنا جانے والا جھومر
بیورا۔ اختلاف، فرق	بیڑھا۔ ترچھا، آڑا

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۲۴ لفظ کس نے ترک کیے؟

زبان سے بعض لفظوں کے نکل جانے کا ذمہ دار کون ہو سکتا ہے۔ ایک خیال آتا ہے کہ اس میں کچھ دخل ہمارے شاعروں، خاص طور پر غزل گو شاعروں کا بھی ہو سکتا ہے۔ جو لفظ شاعری کے مزاج پر پورے نہیں اترتے، جن میں غزل کی نفاست نہیں، جو لفظ فصاحت سے عاری ہیں، وہ ہمارے شاعروں کو نہیں بھائے۔ میر انیس کے بارے میں کہتے ہیں کہ ایک بے ڈھب لفظ کس خوبی سے باندھا ہے حالانکہ اس میں ڑے کی آواز ہے جو شاعرانہ لب و لہجے سے مطابقت نہیں رکھتی:

ننھی سی قبر کھود کے اصغر کو گاڑ کے　　شبیر اٹھ کھڑے ہوئے دامن کو جھاڑ کے

آیئے آگے چلیں۔ کچھ بھولے بسرے لفظوں کو سوتے سے جگائیں:

پچ: تعصب، طرفداری	پُچارا: دھوکا، فریب
پُچڑ: میخ، کھونٹی	پرچ: چھوٹی تشتری
پرشہر: غیر شہر، پردیس	پرنیاں: نہایت نفیس پھول دار کپڑا
پُروا: پورب کی ہوا	پرہ: دامن، کنارا، طرف، پہلو
پسنہاری: آٹا پیسنے والی	پشتارہ: بوجھ، گٹھڑی
پشتی: تائید، حمایت، مدد، سہارا	پشہ: مچھر
پف: پھونک	پلاس: موٹا کپڑا، ٹاٹ
پاہنڈی: گھڑونچی، تپائی	پلیو: گوشت کا شوربہ
پُنبہ: روئی، کپاس	پنجیرا: برتن جھالنے کا کام کرنے والا، قلعی گر

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۲۵ لفظ راج کرتے ہیں

کل فیس بک کے ایک دوست نے سوال کیا کہ لفظ ٹونٹی کا کوئی متبادل بتایئے۔اس کے جواب میں میرا سوال یہ ہے کہ لفظ ٹونٹی کسی کا کیا بگاڑ رہا ہے جو کتابوں میں سر کھپا کر اس کا متبادل ڈھونڈا جائے۔ چلیئے ہم نے اس کا متبادل لفظ 'آبریز' ڈھونڈ نکالا تو کیا ہر طرف آبریز کی دھوم مچ جائے گی اور کیا دنیا آئندہ ٹونٹی کو آبریز کہنے لگے گی۔ پھر خیال ہوتا ہے کہ لفظ اپنا مقدر خود طے کرتے ہیں۔ جس لفظ کو رائج ہونا ہے وہ میرے آپ کے فیصلوں سے رواج نہیں پائے گا۔ ہم جب بھی پانی کھولیں یا بند کریں گے، ٹونٹی ہی کام آئے گی، آبریز نہیں۔ آیئے کچھ اور لفظ تلاش کریں جو راہ چلتے چلتے ہانپ گئے اور کہیں گم ہو گئے (ختم نہیں ہوئے)

پنچھالا۔ ماں کے پیچھے پیچھے پھرنے والا بچہ

پنڈا۔ جسم، بدن

پنڈالو۔ کچالو، رتالو، گھوئیاں، اروی

پنڈول، سفید خوشبودار مٹی

پنگوڑا۔ ہنڈولا، جھولا

پواڑا۔ لمبی بات، طویل افسانہ

پوٹ۔ گٹھڑی، بنڈل، انبار

پوکھر۔ تالاب، ساگر

پھاپھاکٹنی۔ چالاک، مکار عورت

پھبن۔ زیبائش، آرائش، حسن و جمال

پھپکا۔ آبلہ، چھالا

پھٹکل۔ ریزگار، خردہ

پھلکاری۔ گُل بوٹے کا کام

ہم پے کے باب میں ہیں، شاید آپ نے غور کیا ہو کہ اس میں عربی کا کوئی لفظ نظر نہیں آ رہا، سبب سیدھا ہے کہ عربی میں پ نہیں ہوتا مگر جو کثرت سے ہندی لفظ نظر آ رہے ہیں ان کی پھبن بھی جی کو بھاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔ ۲۷ لفظوں سے شاخیں پھوٹتی ہیں

زبان کتنی مالدار ہو سکتی ہے، کم لوگوں کا اندازہ ہوگا۔ ہم کچھ مثالیں دیکھیں گے کہ ایک چھوٹا سا لفظ پہلو بدل بدل کر کیسے کیسے معنی دے سکتا ہے۔ آج کا لفظ ہے 'پورا'۔ یعنی مکمل، تمام، کامل، کُل، سب، سارا، لبریز، بھرا ہوا، درست، کافی، تسلی بخش، مطمئن، وفادار، مضبوط، وعدہ نبھانے والا، تجربہ کار، جہاں دیدہ، آزمایا ہوا، واقف کار، مشاق، طاقت ور، قوی۔

پورا اترنا۔	پورا پڑنا۔
پورا پن۔	پورا پورا۔
پورا پورا بھر دینا۔	پورا ڈالنا۔
پورا کر دینا۔	پورا وار۔
پورا ہاتھ پڑنا۔	پورا ہو جانا۔
پورے دن	پوری بات
پورے دنوں سے۔	پورری ڈالنا

کچھ جملے میں بناتا ہوں، کچھ آپ بنائیے۔:وہ آزمائش میں پورا اترا۔ دعوت میں کھانا پورا پڑا۔ کام اتنا مکمل ہوا کہ پورا پن صاف جھلکتا ہے۔ گاڑی میں پٹرول پورا پورا بھر دو۔ اس نے وعدہ پورا کیا۔ جنگ کے دوران اس نے دشمن پر پورا (ایک ہی) وار کیا اور سب نے دیکھا، پورا ہاتھ پڑا۔ بہو بیگم پورے دنوں سے ہیں۔ خیر سے انہیں پورے دن لگے ہیں۔ بھوک لگی ہے جلدی سے ایک پوری ڈال دو۔ پورا تول چاہے مہنگا بیچ۔ ہر آرزو پوری ہوگئی۔ ساری منتیں پوری ہو جائیں تو نیاز دیں گے۔ اتنی تنخواہ پوری نہیں پڑے گی۔ سکھر اور گوادر میں پورا گرہن دیکھا گیا۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر ۔۲۸   ایک ذرا سے لفظ کے کمالات ۔ اردو کا جادو

ہمارا آج کا لفظ ہے 'کم'۔اس سے جڑے لفظ اس کو اتنی وسعت دیتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔آگے بڑھیں تو کم نگاہی، کم عمری، کمسنی جیسے لفظوں کا ایک گلستان آباد ہے۔میں زیادہ مثالیں نہیں دوں گا کہ اس معاملے میں ہمارے احباب کی نگاہ مجھ سے بھی کہیں دور تک جاتی ہے۔البتہ ایک مثال سے میں خود کو روک نہیں سکتا، خدائے سخن میر تقی میر نے ہماری زبان کا حسین شعر کہا:

کھلنا کم کم کلی نے سیکھا ہے   اس کی آنکھوں کی نیم خوابی سے

لفظ 'کم' فارسی زبان کا ہے۔اس سے جڑے ہوئے دوسرے لفظ ضروری نہیں کہ فارسی ہی ہوں۔آپ اپنی یادداشت آزمایئے اور 'کم' سے وابستہ لفظ لکھئے۔اچھے مصرعے بھی لطف دیں گے۔آخری بات یہ کہ اگر آپ اپنے لفظوں کو جملوں میں ڈھال سکیں تو گزشتہ روز کی طرح کیسی شگفتہ محفل آراستہ ہوگی۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۲۹ لفظ جو راہ میں گُم ہو گئے

لفظ بھی زندگی کے نظام کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلتے ہیں۔ کچھ توانا ہیں، چلتے رہتے ہیں، کچھ تھک جاتے ہیں، ہانپنے لگتے ہیں یا آنکھیں موند کر کہیں سو رہتے ہیں۔ آج ہم کچھ ایسے ہی لفظوں سے ملیں گے جو محسوس ہوتا ہے کہ ہار مان گئے ہیں۔ ہم ان لفظوں کے معنی نہیں بتا رہے ہیں تاکہ آپ دیکھیں کہ یہ آپ کے ذہن میں کہیں محفوظ ہیں یا نہیں۔ دیکھئے:

تاپ	تات	تاخ	تارن	تاغ	تامری
تامس	تام جھام	تائی	باسی	تباسی	تپک
تتر بتر	تُجھ	تیز ترّار	تُرپھرا	ترن	تُرنج
تری بری	تپائی	تکان	تکھری	تکوا	تالو

تاپ پر یاد آیا کہ جب ہندوستان میں تھرمومیٹر آیا تو مسئلہ یہ تھا کہ مقامی باشندوں کے منہ سے اتنا مشکل لفظ نہیں ادا ہوگا۔ اُنہیں اس کا کیا نام بتایا جائے۔ بہت سوچ بچار کے بعد طے ہوا کہ لوگوں پر چھوڑ دیا جائے، وہ خود ہی تھرمومیٹر کا کوئی نام رکھ لیں گے۔ یہی ہوا۔ بخار کی حرارت ناپنے والے آلے کو لوگوں نے بھلا سا نام دے دیا: تاپ ماپ۔ مگر پھر کیا ہوا، یہ نام بھی نہ چلا اور لوگوں نے اسے تھرمامیٹر ہی کہا۔ اب بتایئے جیت کس کی ہوئی؟

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۳۰

لفظ دنیا میں مارے مارے پھرتے ہیں

میری بڑی باجی بیاہ کردی گئیں (۱۹۴۵) اور سال بھر بعد واپس آئیں تو چائے کی پیالی کو کپ کی بجائے کوپ کہتی ہوئی آئیں۔ بیسیوں برس کے بعد میں انگلستان گیا تو دیکھا کہ اسکاٹ لینڈ کے باشندے کپ کو کوپ کہہ رہے تھے۔ تب کسی نے بتایا کہ ہندوستان میں جن دنوں ریلوے کا جال بچھایا جا رہا تھا، اس کی نگرانی کے لئے اسکاٹ لینڈ کے باشندے لائے گئے تھے۔ مزدوروں نے بہت سے لفظ ان ہی سے سیکھے۔ اردو تو اس معاملے میں زبان نہیں، عجوبہ ہے۔ اردو میں جو لفظ ہندی کے نہیں وہ سارے کے سارے باہر کے ہیں۔ آج پھر کچھ لفظ دیکھیں جو ٹے سے شروع ہوتے ہیں اس لئے ان میں ہندی لفظ ہی نظر آئیں گے۔ دیکھیں کہ کیسے کیسے لفظ بھلا دیئے گئے اور کیسے لفظ اپنی اصل شکل میں یا صورت بدل کر موجود ہیں۔

ٹاپتی۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا

ٹارٹن۔ اسکاٹ لینڈ کا اونی کپڑا

ٹبر۔ کنبہ، خاندان

ٹٹ پونجیا۔ تھوڑی پونجی والا

ٹسوے۔ آنسو

ٹلیا۔ چوزہ

ٹینچ۔ کنجوس

ٹنڈیل۔ محنت کشوں کا افسر

ٹکور۔ سینکنا

ٹمّا۔ چھوٹے قد کا آدمی

ٹوڈی۔ خوشامدی، چاپلوس

ٹھاڑا۔ کھڑا ہوا، قائم، سیدھا

ٹھسا۔ تکبر، غرور

ٹھسک۔ کھانسی کی آواز

ٹھیا۔ بیٹھنے کا ٹھکانا

ٹیکری۔ ناقص زمین کی کھیتی

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر ۔ ۳۱

بانکے یار کا سراغ مل گیا

ہم برسوں سے فلم پاکیزہ کا ایک گانا سن رہے تھے اور سر دھن رہے تھے: ٹھاڑے رہیو، بانکے یار۔ لیکن اس ٹھاڑے کو کبھی نہ سمجھ پائے۔ کل لفظوں کے سفر میں یہی لفظ سامنے آیا۔ ہمارا دھیان ادھر نہیں گیا، ایک دوست نے یاد دلایا کہ یہ تو پاکیزہ والا ٹھاڑا ہے۔ پتہ چلا کہ خاتون اپنے محبوب سے کہہ رہی ہیں کہ اپنی جگہ جم کر کھڑے رہو، پختہ ارادے پر قائم رہو۔ حیرت ہوئی۔ چلئے اس سفر میں ایک نایاب گوہر ہمارے ہاتھ بھی لگا۔ آج آگے چلتے ہیں اور جیم سے شروع ہونے والے کچھ ایسے لفظ ڈھونڈتے ہیں جن کے بارے میں ہمارا خیال ہے کہ دنیا انہیں بھول چکی ہے لیکن ہمارا خیال غلط ہو سکتا ہے اور خوب غلط۔

جاتنا۔ بدلہ، انتقام	جاٹھر۔ بھوک، بچہ
جازم۔ بچھایا جانے والا فرش	جادہ۔ راستہ
جار۔ پڑوسی	جارن۔ جلانے کی لکڑی
جاگری۔ شکر، کھانڈ	جانگلو۔ وحشی، جنگلی
جاوتری۔ جائفل کا پھول	جایا۔ بیٹا، فرزند
جتاونی۔ یاد دہانی، یادداشت	جُثہ۔ بدن، جسم
جسکک۔ ابلی ہوئی دال کا پانی	جگت۔ لطیفہ، ذومعنی
جلپ۔ گفتگو، بات چیت	جلتیا۔ دیا، چراغ
جمرا۔ باپ	جمن۔ دہی جمانے کا ضامن
جُن۔ وقت	جنجال۔ بکھیڑا، مصیبت
جوجو۔ بچوں کو ڈرانے کی آواز	جوَر۔ بخار
جوکھم۔ مشکل کام، خطرناک	جوہا۔ زبان، جیبھ،

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۳۱ آج لفظوں کی چمچماتی چھاگل چھلک رہی ہے

آج ہمارا پڑاؤ چ پر ہے۔ عجب حرف ہے، عربی کے سوا ہر زبان میں ہے۔ اس لئے آج بھانت بھانت کے لففظ دیکھنے میں آئیں گے۔ دیکھئے کون سے لفظ کہیں جا چھپے اور کون سے جیتے جاگتے ہیں۔ جو لفظ آپ کے عاقے میں رائج ہیں ان کے ایسے جملے بنایئے جو اپنے معنی خود دے رہے ہوں۔

چھُپاؤنی۔ جو کام چھپ کر کیا جائے	چھاوا۔ جانور کا یا ہاتھی کا بچہ
چھاگل۔ چھوٹا پانی کا برتن۔ پاؤں کا زیور	چھاک۔ دودھ دوہنے کا وقت
چونگا۔ خوشامد، چاپلوسی	چونڈا۔ بالوں کا جوڑا

چولہے کی تیری، توے کی میری۔ کڑوا کڑوا تھو، میٹھا میٹھا ہپ

چوڑیا۔ دھاری دار کپڑا	چوچ۔ انوکھا، نرالا، عجوبہ
چنگھنی۔ چوزہ	چنگور۔ نہایت اچھا، عمدہ نفیس
چندرا۔ گنجا۔ عقل مند	چچلی۔ ایک پودے کا نام
چموٹا۔ چمڑا جس پر استرا تیز کرتے ہیں	چگال۔ بھاری، بوجھل

چلو بھر پانی میں گز بھر نہ اچھلو۔ تھوڑی سی دولت پر زیادہ نہ اِتراؤ

چکّی۔ دھوکا، فریب	چرکُٹ۔ ٹکڑا، دھجی، چیتھڑا

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر-۳۲ چ کی دھوم کے بعد ح اور خ کا جاہ وجلال

گزشتہ نشست میں حرف چ ہمارا موضوع تھا تو لفظ ابلے پڑ رہے تھے۔ سچ ہے، ہر حرف کا اپنا کردار ہوتا ہے۔ چ کی عجب خوبی یہ کھلی کے عربی کے سوا ہر زبان میں ہوتا ہے۔ اب اگر ہم ح اور خ کو دیکھیں تو صورت مختلف ہو جاتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ح، خ، ع اور غ پر عربی کی اتنی گہری چھاپ ہے کہ ہندی کا ان میں گزر کم کم ہی ہے۔ تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان میں ہماری کہاوتیں اور محاورے بھی کم ہی ملیں گے۔ آئیے خود کو آزما کر دیکھتے ہیں۔ آپ بھی ان حرفوں کو طرح طرح سے برت کر دیکھئے۔

حاتم کی قبر پر لات مارنا۔ بڑی فیاضی دکھانا

حاضرات۔ جن بھوت پریت

حال کھیلنا۔ وجد میں آنا

حجاب اٹھ گیا۔ شرم دور ہوئی

حجتی۔ جھکی، جھگڑالو

حرے ضربے۔ گھڑی گھڑی، بار بار

حساب۔ جب دور تم ہوئے مری چشم پر آب سے

لاکھوں برس گزر گئے اپنے حساب سے

حشاش بشاش۔ خوش، مسرور

حق دق رہ جانا۔ ہکا بکا رہ جانا

حلوائی کی دکان، دادا جی کا فاتحہ۔ پرایا مال اپنا سمجھنا

حلوا خاتون۔ کٹھ پتلیاں، اختو بختو

حلوے مانڈے سے کام۔ اپنے کام سے کام

خار کھانا۔ حسد کرنا جلنا

خارپشت۔ سیہ، کانٹے دار جانور

خاک ڈالو۔ بھول جاؤ، چھوڑ دو

خاک پھانکنا۔ آوارا پھرنا، سرگرداں ہونا

خالہ کا گھر۔ آسان، سہل

خالی کا مہینا۔ چاند کا گیارہواں مہینا

خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی

خدا سمجھے۔ کچھ سمجھتے نہیں ہمارا حال تم سے بھی اے بتو خدا سمجھے۔ میر

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر ۔۳۳ ح اور خ کی دلکش عربی اور فارسی راہ داریوں کے بعد

ہم دال اور ڈال کی ہندی کی کھلی فضا میں نکل آئے ہیں، کسی نے کہا کہ مشق مشکل ہوگئی ہے۔اس کا سبب ح اور خ کی مجبوریاں تھیں کہ یہ دونوں حرف ہندی کی یعنی عام بولی کی آوازیں کم ہی دیتے ہیں۔اب ہم دال اور ڈال کے لفظ نہیں بلکہ محاورے تلاش کریں گے، کہاوتیں ڈھونڈیں گے اور ضرب الامثال ہاتھ لگیں تو اور بھی اچھا ہوگا۔ذرا سی رہنمائی کے لئے میں دال سے پہل کرتا ہوں:

کیسا اندھیر ہے، داد نہ فریاد	یہ منہ اور منصور کی دار؟
اا تنے احباب چل بسے،، ہم نے کتنے داغ اٹھائے	ہمارے دامن میں چھپ جاؤ
میں دانت پیس کر رہ گیا	ہمارا دانہ پانی یہیں لکھا ہے
مجبوری ہے، ہمارا داؤ نہیں لگا	بے ایمان تھا، ہماری ساری رقم دبالی
چھوڑو، دبی آگ نہ کریدو	لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا
برا ہوا، ان کے رشتے میں دراڑ پڑ گئی	درد اب جا کے اٹھا، چوٹ لگے دیر ہوئی
لڑائی ہوئی تو دونوں کی بری درگت بنی	دروغ برگردن راوی
بحث ہوئی تو میں نے بھی دس باتیں سنادیں	اصل لفظ دستار خواں ہے
وہ دستک دے نہ دے، ہمارا دروازہ کھلا ہے	دشمن پر بھی یہ وقت نہ ڈالے

اب آپ کی باری۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر ۔ ۳۴

دال کا باب کیسے ختم ہوسکتا ہے دل کے بغیر

دال میں کالا سے لے کر دو بدو تک ہم نے سارے لفظ نمٹا دیئے وہ جو ایک مٹھی برابر شے سینے میں دھڑ کے جاتی ہے اس کے امکانات کھوج نکالنے کا عمل تو رہ ہی گیا۔ ہمارا آج کا لفظ ہے: دل۔ اس سے کیسے کیسے لفظ بنتے ہیں، کیسے محاورے گھڑے جاتے ہیں اور کیسی کہاوتیں سننے میں آتی ہیں، آیئے دیکھیں۔

عجب شے ہے دل بھی۔ انسانی جذبات کے سارے معاملے اس نے اپنے سر لے رکھے ہیں۔ کبھی دکھتا ہے، کبھی خون کے آنسو روتا ہے، کبھی کِھل اٹھتا ہے، کبھی اس میں درد ہوتا ہے، کبھی بہل جاتا ہے تو کبھی کسی پر آ جانے کا فرض بھی یہی دل انجام دیتا ہے۔

اب یوں کرتے ہیں۔ دل سے ایک لفظ جوڑ دیا جائے تو کیسے کیسے احساسات جاگ اٹھتے ہیں: دل چسپ، دل فریب، دل کش، دل رُبا، دل دار، دل آویز، دل خواہ وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح دل سے وابستہ کیسے ان گنت محاورے رائج ہیں جن کی اور ہے نہ چھور ہے: وہ منظر دیکھ کر دل پر چھریاں چل گئیں۔ آپ نے نوازشیں کر کے میرے دل میں گھر کر لیا۔ میں نے دل ہی دل میں خود کو سمجھایا۔ آپ بھی اپنے دل میں کیا کہتی ہوں گی۔ کمبخت کے دل میں کھوٹ تھا، مجھے دھوکا دے گیا۔ ناگوار باتیں سن کر دل میں پھانس چبھتی ہے۔

اسی طرح کہاوتیں بھی ہیں: دل میں نہیں ڈر تو سب کی پگڑی اپنے سر۔ دل مُٹھی میں آیا، سب کچھ پایا۔ دل کو ہو قرار تو سب سوجھیں تیوہار۔ دل بدست آور کہ حج اکبر است (کسی کی دل جوئی کرنا بڑی نیکی کا کام ہے)

یہ ہے میری رات بھر کی خیال آرائی کا نچوڑ، باقی کام آپ کیجئے، لفظ بنایئے، محاورے تراشئے جو دل میں آئے کیجئے:

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔ ۳۵ دل کی وادی کے بعد ڈال کی گھاٹی میں

گزشتہ نشست میں دل نے کیسے کیسے گل کھلائے، دیکھا ہی کیجئے۔ آج دو اگلے حروف ہمارے سامنے ہیں، ڈال اور ذال۔ ڈال تو خالص ہندی آواز دیتا ہے۔ فارسی اور عربی سے اس کا دور کا بھی تعلق نہیں اس لئے ہم اس کا میدان محدود پائیں گے۔ ذال کی بات چھڑی تو اردو سیکھنے والوں کی یہ شکایت یاد آتی ہے کہ ایک ہی آواز دینے والے چار حرف کیوں؟ زے، ذال، ضواد اور ظوئے۔ اس میں سارا قصور اردو کا ہے، جب اس ایک زبان میں درجنوں زبانیں سمائیں گی تو آوازوں کا یہ جمگھٹا نہیں ہوگا تو اور کیا ہوگا۔ مگر دنیا کے بہت سی زبانوں میں آوازوں کی یہ تکرار ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ انگریزی میں لفظ Shakespeare سات طرح لکھا جا سکتا ہے۔ پھر اردو نے کون سا بڑا قصور کر دیا۔ آیئے پہلے ایسے لفظ اور محاورے تلاش کریں جن میں ڈال آتا ہے، شروع میں، درمیان یا آخر میں:

اب اسے ڈھونڈھ چراغ رُخ زیبا لے کر

دل ڈھہا جائے ہے سحر سے آج   رات گزرے گی کس خرابی سے

ڈر لاگے دنیا سے   ڈور پھرنے سے کتنے ہی لوگ ہلاک ہوئے

بے چارے کو سانپ نے ڈس لیا   خوب کھایا اور ڈکار تک نہ لی

تو ڈال ڈال میں پات پات بن پکڑے کبھی نہ چھوڑوں

بڑے بڑے ڈگ بھرتا ہوا منٹوں میں پہنچ گیا   ڈاچی والیا کا گانا یاد آ گیا

ڈالڈا کھانے سے نگاہ کمزور ہو جاتی ہے   سارے شہر میں اس کا ڈنکا بجا

برفی کی ڈلی، روٹی کی ڈلیا، آغا حشر کا ڈراما، ڈراؤنا خواب، ڈاکا پڑا

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۳۶

ذال کی دھیّا چھوتے ہوئے رے پر روانہ ہو جائیں

اردو میں کتنے حروف ہوتے ہیں، ہمیں اس سے بحث نہیں۔ ہم جس بات پر حیران ہیں وہ یہ ہے کہ ہر حرف کا اپنا جداگانہ کردار ہے۔ ڈال کے بعد ذال کو دیکھیں تو اردو میں کہاں سے آ گیا، یہ تو خالص اور سو فی صد عربی حرف ہے اور عربی بھی ایسا کہ جس لفظ میں شامل ہو اس لفظ کا عربی ہونا طے ہے۔ لذیذ سے لے کر ذلیل تک جس لفظ نے ذ کو چھو لیا، وہ عربی ہو گیا۔ چنانچہ اس کا دامن محدود نظر آتا ہے، اس میں نہ ہمارے محاورے ہیں، نہ کہاوتیں، نہ بولیاں اور نہ ضرب الامثال۔ جو ہیں سب عربی کے رنگ میں رنگے ہوئے۔ اس لئے آج اس حرف کی طرف چلتے ہیں جس میں اردو پوری آن بان کے ساتھ موجود ہے اور وہ ہے: رے، وہی جو راجا جی کے باغ میں دوشالہ اوڑھے کھڑی تھی۔ سوچئے، یاد کیجئے، ذہن پر زور ڈالئے اور ایسے لفظ اور محاورے ترتیب دیجئے جن میں رے کو طرح طرح سے برتا گیا ہو۔ میں پہل کرتا ہوں:

رسّی جل گئی، بل نہ گیا	مجھے چھوڑو، جاؤ اپنا رستہ لو
رات گزرے گی کس خرابی سے	رو رو بیتا جیون سارا
روئیں گے ہم ہزار بار	نہ من ہوگا، نہ رادھا ناچے گی
غم راہ میں کھڑے تھے وہی ساتھ ہو لئے	رس سے بھرے تورے نین
رسم دنیا بھی ہے، موقع بھی ہے	میں سوار ہوتا ہوں، تم رکاب تھامو

کچھ بھولے بسرے لفظ: ریوڑی۔ ریکھا۔ ریاض۔ رونگٹے۔ رکھ رکھاؤ۔ روبکار۔ رنگروٹ۔ رنجک۔ رل۔ رلا ملا۔ بھینس رمبھائے۔ رُکھائی۔ رکابی۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۳۷

ذال کے بارے میں ضروری بات

دوبارہ یاد دلا دوں، ذال خالص عربی حرف ہے۔اس کا کسی دوسری زبان کے کسی حرف سے تعلق نہیں۔اکثر لوگ گذر، گذارہ، گذرگاہ لکھتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔گاف ہندی اور فارسی آوازوں کا حرف ہے،اس کا عربی ذال سے ملاپ درست نہیں۔اکثر لغات میں گاف کے بعد ذال کا سرے سے اندراج ہی نہیں۔کسی کسی نے غلط العام کہہ کر گذارا جیسے الفاظ درج کر دیئے، بُرا کیا۔

اب رہ گیا رے کے بعد ڑے۔جیسے ذال پر عربی کی چھاپ ہے، ڑے کٹر ہندی حرف ہے۔اردو زبان میں، اور شاید ہندی میں ڑے سے کوئی لفظ شروع نہیں ہوتا۔ہمارے بزرگوں کی لغات میں ڑے کا باب ہی نہیں مگر، اور بڑی مگر، ہماری عام بول چال کی اردو کا ڑے کے بغیر گزارا نہیں۔اردو کی کیا شان ہے۔کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑ، ابھان متی نے ناتہ جوڑا، بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا۔ جیسے فقروں میں اپنی ہی موسیقی بھری ہوئی ہے۔میر انیس نے ڑے کو یوں برتا ہے:

ننھی سی قبر کھود کے، اصغر کو گاڑ کے　　شبیر اٹھ کھڑے ہوئے دامن کو جھاڑ کے

آج کی مشق میں ہم اور مثالوں کی تلیّا میں غوطہ لگا کر حرف ڑے سے چھیڑ چھاڑ کر رہے ہیں، آپ کو بھی دعوت ہے، جو بھی ہاتھ بڑھائے، جام اُسی کا۔

ٹیلی فون کے نظام میں گڑ بڑ ہے	ریڈیو کی نشریات میں گڑ گڑاہٹ ہے
امّت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے	بیٹھا ہے سو بیٹھا ہے، کھڑا ہے سو کھڑا ہے
لڑائی جھگڑا معاف کرو	ہم پر بھی کڑا وقت پڑا ہے
فوج کا آج رات یہاں پڑاؤ ہوگا	سموسے بڑے کڑھاؤ میں تلے جائیں گے
ہماری مرغی کڑک ہوگئی	میرے گال پر بھڑ نے کاٹ لیا
قفس میں پھڑ پھڑانے سے کیا حاصل	ہم پہ ایسی بھی پڑے گی ہمیں معلوم نہ تھا

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔ ۳۸

آج کا موضوع زے سے بننے والا ایک لفظ ہے، بھلا کیا؟۔

ڑے کا معاملہ بڑے دھڑتے سے نمٹا دیا گیا۔ ہمارے قاعدے میں اس کے بعد ژے آتا ہے، جسے بے چارہ ژے کہنا مناسب ہوگا کیونکہ اگر لفظ ژالہ نہ ہوتا تو قاعدے میں اسے کیسے شامل کیا جاتا ہے۔ میں نے ایک قاعدہ دیکھا جس میں بچوں کو بتایا گیا ہے: ژ سے ژولیدہ۔ بچے تو رہے ایک طرف، ان کے بزرگوں کو بھی معلوم نہ ہوگا کہ ژولیدہ کیا ہوتا ہے۔ اس لئے اس حرف کو یہیں چھوڑ کر ہم ایسے حرف کی وادی میں قدم رکھ رہے ہیں جہاں لفظ، جملے، محاورے، کہاوتیں، کہہ مکرنیاں، پہیلیاں اور جانے کیا کیا بنے گا اور ترکیبوں کا میلہ لگے گا۔ آج کا حرف زے ہے اور ہم ادھر اُدھر بھٹکنے کی بجائے لفظ 'زبان' کو سو طرح سے جملوں میں باندھیں گے۔ تو میں دو چار جملے بنا کر اپنا شوق پورا کرلوں، اس کے بعد میدان آپ کا۔

''مہارے گاؤں دیہات میں تو زبان کو جیبھ کہے ہیں''

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں — یہ ہماری زبان ہے پیارے

زباں بگڑی سو بگڑی تھی خبر لیجئے دہن بگڑا — زبان یارِ من ترکی

زبان دی ہے، اب بیٹی بھی دوں گا — وہ لفظ زبان پر آتے آتے رہ گیا

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر ۔ ۷۹

یہ ڈراما دکھائے گا کیا سین پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

جی ہاں، آج ہمارا پڑاؤ اردو شعروادب کے اہم حرف 'سین' پر ہے۔ سین سے شروع ہونے والے الفاظ بے شمار ہوں گے اس لئے ہم اس مشق کو ایک بہت چھوٹے سے لفظ تک محدود رکھتے ہیں اور وہ ہے 'سر'۔ جی ہاں، جس میں کیسی کیسی دھن سماتی ہے اور جو گھومتا بھی ہے اور پھٹا بھی جاتا ہے۔ یہ سب محاورے ہیں جن کے بارے میں آپ جانتے ہی ہوں گے کہ محاورے میں لفظی معنی نہیں ہوتے، یعنی نہ ہی کچھ اس میں سماتا ہے اور نہ ہی خدانخواستہ وہ پھٹتا ہے۔ تو طبع آزمائی کیجئے۔ کہاوتیں، گیت، مشہور اقوال، میر کے سادہ شعر، غالب کی مشکل پسندی، ان سب کو باندھیے اپنی مثالوں میں۔ چلئے میں پہل کرتا ہوں، آپ سلسلے کو آگے بڑھایئے مگر خیال رہے، سر درد سے بچ کر رہیے گا۔

هم نے سر جھکا دیا، اب آپ کی مرضی
سر آپ کے قدموں میں

سر چکرائے تو کوئی کیا کرے
سر منڈاتے ہی اولے پڑے

سر تسلیم خم ہے
آپ کے سر کی قسم

جلسے میں سر پھٹول ہو گئی
کرے غیر کو جو سجدے میں وہ سر کہاں سے لاؤں

سرشاری سرتابی سرکوبی سرگراں سرگرمی سردار

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر ۔۴۰

انگریزی کہاوت ہے: زندگی چالیسویں برس شروع ہوتی ہے

آج جو حرف ہمیں شاخ گل سے شمع محفل تک لئے پھرے گا وہ ہے ہمارا اردو، ہندی، فارسی، سنسکرت اور عربی کا شاہانہ شان وشوکت کا حامل 'شین'۔ ہم کسی ایک لفظ کو مرکز نگاہ بنانے کے بجائے دیکھیں گے کہ حرف شین کیسے کیسے رنگ وروپ بدلتا ہے۔ ایسے لفظ، محاورے، کہاوتیں، شعر اور اقوال جملوں کی شکل میں یکجا کیجئے جن میں شین پوری شد و مد سے آتا ہو۔ مثال کے طور پر: شاخ، شرم، شاہ یا شہ، شکار، شمع، شعلہ، شکل، شکست اور شکار۔ (میرے سونے کا وقت ہو رہا ہے اس پر یاد آیا: 'شب')۔ شروع کرنے سے پہلے یہ بات طے ہے کہ اگر کوئی مشکل یا نامانوس لفظ لکھ رہے ہوں تو ایسے جملے میں ڈھالئے جس میں وہ اپنے معنی دے رہا ہو۔ مثلاً: ہمارے سپاہی بڑے ہی شجیع تھے، آخر دم تک مقابلہ کرتے رہے۔

شمع تک تو ہم نے دیکھا تھا کہ پروانہ گیا

شام ہی سے بجھا سا رہتا ہے دل ہوا ہے چراغ مفلس کا

شکار کرنے کو آئے شکار ہو کے چلے

قسمت کی ستم ظریفی دیکھئے، گرے گی جس پہ بجلی ہم اسی شاخ پر جا بیٹھے

شکل وشباہت سے وسعت کا بھائی نظر آتا ہے۔

اب آپ شروع ہو جایئے۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔ ۴۱

ذرا سوچیے کچھ روز ہندی سے کنارہ کرنا ہوگا

الف بے پے جیسے حروف کی دنیا میں چلتے ہوئے ہم ایک عجیب میدان میں داخل ہو رہے ہیں۔شین کے بعد اب ہمارے سامنے دو چار نہیں، پورے آٹھ ایسے حرف آ رہے ہیں جن میں ہندی کا نام و نشان بھی نہیں۔ اان آٹھ حرفوں میں ترکی بھی ہے، عربی فارسی بھی ہے لیکن ہندی کا داخلہ نہیں ہے اور وہ ہیں:۔ص۔ض۔ط۔ظ۔ع۔غ۔ف۔ق۔ گویا ہماری اگلی مشققیں بڑے ہی مہذب، باادب، شائستہ اور کبھی کبھی پُر شکوہ ماحول میں ہوں گی۔مگر ان میں وہ چاشنی نہ ہوگی، وہ سلونا پن نہ ہوگا، وہ چہل پہل نہ ہوگی اور وہ سانولی سلونی رنگت نہ ہوگی جو دلوں کو لبھاتی ہے اور جو زبان ہندی ہی کی دین ہے۔اتنی بھانت بھانت کی بولیوں کو اپنے دامن میں بڑی خوبی سے سمیٹ لینے کا ہنر ہماری اردو زبان ہی کو آتا ہے۔سوچیں تو خیال ہوتا ہے کہ کیسی مالا مال زبان ہے۔

آج ہم دو حرف لے کر چلتے ہیں: صواد اور ضواد۔ انہیں برتئے اور دیکھئے کہ باہر سے آنے والی زبانوں نے ہمارے گلشن میں آکر کیسے کیسے شگوفے کھلائے ہیں۔ میں پہل کرتا ہوں:

ہماری ان کی صاحب سلامت ہے   ان کی بد دیانتی صاف ثابت ہے

صبح بنارس من چلے گھاٹ پر عورتوں کا نظارہ کرتے ہیں۔   اس کے بعد صبر کا یارا نہ رہا

برسوں صحرا کی خاک چھانی   صحیح گئے، سلامت آئے

ہر وقت بولنے والا آج صُمٌ بُکمٌ بیٹھا ہے   کتاب موٹی ہے سے بہتر کتاب ضخیم ہے کہیئے

جان ضیق میں کر دی ہماری   ضیافت خانے کو لوگ لنگر خانے کہنے لگے

ضیغم ڈکارتا ہوا نکلا کچھار سے   آپ آئے تو آپ کی ضو سے ہمارا گھر منور رہوا

وعدہ نہ کرو، اپنے ضمانتی لے آؤ   ضرورت ایجاد کی ماں ہے   آپ کی تدبیر ضرر رساں ہے

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۴۲ اپنی ہنرمندی دکھایئے، شاعروں کے کمالات نہیں

ہم جو اپنی زبان کے لفظ طرح طرح سے برت کر دکھانا چاہتے ہیں تو چاہتے ہیں کہ اپنی ذہنی اپج کو کام میں لائیں۔ سوچیں، غور کریں، ذہن پر زور ڈالیں اور جو حرف زیرِ مطالعہ ہوں ان کو اپنے وضع کئے ہوئے فقروں میں باندھیں اور وہ بھی اس خوبی سے کہ وہ اپنے معنی دے رہے ہوں۔ احباب کو میرا مشورہ ہے کہ وہ اپنی ہنرمندی کا مظاہرہ کریں، شاعروں کی افتادِ طبع کے مظاہرے کسی اور موقع پر۔

صواد اور ضواد کے بعد طوئے اور ظوئے آتے ہیں۔ عربی فارسی کے حرف ہیں اس لئے ہماری اردو کی لغات میں ان کے لئے چار پانچ صفحے مخصوص ہیں۔ اس لئے یہاں ہمارا ذخیرہ الفاظ بھی وسیع نہیں ہوگا۔ پھر بھی سہولت والے کام کر دکھانا تو کوئی کمال نہیں، مشکل گھاٹی میں دقت اٹھانے کا اپنا ہی لطف ہے جسے ہم عام زبان میں ریسرچ کہتے ہیں۔ میں اشارے کے طور پر کچھ لفظ درج کرتا ہوں جن میں ط اور ظ شروع، درمیان یا آخر میں آتے ہیں۔

بربط بجی تو موسیقی کی محفل میں سر بکھر گئے	ظلم جب حد سے بڑھ جائے تو انقلاب آتا ہے
ایسا شاندار ماحول بنایا تھا کہ طلسم کا گمان ہوتا تھا۔	توتا ط سے لکھنا غلط ہے البتہ طوطی درست ہے
جنہیں کچھ کرنے دھرنے کو نہ ہو وہ کہتے ہیں انتظار کا اپنا ہی لطف ہے،	کتاب عشق طاق ہی پر دھری رہی
یہ طبع آزمائی کا عمل ہے، امتحان نہیں	آسمان کا سرخ ہونا طرفہ تماشا لگا
ظاہر کی آنکھیں اور ہیں، باطن کی آنکھیں اور	مشکل کام کے لئے اعلیٰ ظرف چاہیئے

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۴۳

اب جوہر کھلے احباب کے

طبع آزمائی پر ہمارے احباب پورے اترے۔ وہ جو اشعار سے کام چلا رہے تھے، انہوں نے جب خود اپنے ذہن کے دریچے کھولے تو چمکتے دمکتے جواہر پارے اُبل پڑے۔ آپ نے ایسے ایسے فقرے وضع کئے کہ ان کو محفوظ کیا جائے گا تاکہ اوروں کے بھی کام آئیں۔ لفظ شناسی کا عمل جاری ہے اور طوئے اور ظوئے کے بعد عین اور غین کا مرحلہ ہے۔ یہ بھی عربی اور فارسی حروف ہیں اور ہماری لغات میں انہیں دس بارہ صفحوں سے زیادہ گنجائش نہیں ملی۔ مگر ان میں جو نفاست اور وجاہت ہے وہ فارسی اور عربی ہی کی دین ہے۔ یہاں اپنی ایک رائے درج کرتا چلوں۔ میں لغت میں لفظ 'تشت' کا شجرہ دیکھ رہا تھا۔ پتا چلا کہ عربی میں یہ طشت تھا، فارسی میں آکر 'تشت' ہوا۔ ہم یہ سوال اٹھا سکتے ہیں کہ ہم کسے قبول کریں، عربی طشت کو یا فارسی تشت کو۔ میرا کلیہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی زبان فارسی سے لی ہے۔ اردو میں جو عربی لفظ ہیں وہ پہلے فارسی میں آئے، پھر اردو میں شامل ہوئے۔ یہی سبب ہے کہ ہم روزہ نماز جیسی اصطلاحیں استعمال کرتے ہیں اور وضو کو وضو کہتے ہیں۔

آیئے اب ہم اپنی اردو کے موتی چنیں۔ ہمارے سامنے آج وہ لفظ ہیں جن کے شروع، آخر اور درمیان میں عین یا غین آتے ہیں۔ ایسے حروف کے لفظ چن کر فقروں میں اس طرح بٹھایئے کہ وہ خود اپنے معنی بھی دیتے ہوں۔ مثال کے طور پر کچھ لفظ پیش کرتا چلوں، باقی کام آپ پر چھوڑا۔

غیور۔ غیرت۔ غول۔ غم۔ غُل۔ غضب۔ غزل۔ غریب۔ غرض۔ غائب۔ غالب۔ مغرور۔ داغ۔ الم غلم

عیش۔ عیب۔ عیار۔ عہد۔ عنایت۔ عمل۔ عمامہ۔ علم۔ علاقہ۔ عقیدہ۔ عقاب۔ دفاع۔ ضائع۔ عصا۔ عقل

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر ۔۴۴ سارے تبصرے بچا بچا کر رکھے جائیں گے

کسی نے کہا کہ عابدی صاحب task دے کر خود مزے سے گھومتے پھرتے ہوں گے۔ تحریر میں لہجہ نہیں ہوتا لیکن اس فقرے سے صاف جھلکتا ہے کہ بڑے ہی لاڈ پیار سے ادا کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں ایک رات پہلے تیار کی ہوئی مشق لندن کے وقت کے مطابق صبح آٹھ بجے کے قریب فیس بک پر پوسٹ کرتا ہوں۔ اس پر پہلا کمنٹ عموماً دو منٹ کے اندر آتا ہے اور کیا آپ یقین کریں گے کہ یہ سلسلہ دو چار نہیں، پورے چودہ گھنٹے جاری رہتا ہے۔ یعنی جب تک دنیا کے وسیع علاقے میں رات نہیں ہو جاتی، آمد جاری رہتی ہے۔ میں چاہوں بھی کہ چودہ گھنٹے کمپیوٹر کے آگے بیٹھا احباب کے کمنٹ پڑھتا رہوں، نہیں پڑھ سکتا۔ لیکن یہ سارے تبصرے جمع اور محفوظ کئے جا رہے ہیں۔ ان میں جو گراں قدر ہیں انہیں ہم جانے نہیں دیں گے اور کسی نہ کسی طور پر آپ کے نام کے ساتھ کام میں لائیں گے کیونکہ اس طرح کے کام بار بار نہیں ہوا کرتے۔

آج ہمارے سامنے دو حرف ہیں، فے اور قاف۔ دونوں فارسی اور عربی گھرانے سے ہیں۔ ان میں ہماری روزمرہ گفتگو کے لفظ مشکل ہی سے ملیں گے۔ میری مراد ہندی لفظوں سے بھی ہے۔ آپ کے سامنے مثال کے طور پر کچھ لفظ چن دیتا ہوں، اسی طرح کے لفظ اپنے ذخیرے سے نکالئے اور انہیں ایسے جملوں یا فقروں میں کھپایئے جن میں وہ اپنے معنی دیتے ہوں۔ اشعار سے گریز کیجئے:

قیمت۔ قیامت۔ قید۔ قول۔ قندیل۔ قلم۔ قلعی۔ مشتاق۔ قلق۔ حق۔ قسمت۔ قرعہ۔ قدغن۔ قدرت۔ قبیلہ۔ فیصلہ۔ فہم۔ فوج۔ فلک۔ دفاع۔ صدف۔ فقیر۔ فطرت۔ فصل۔ افسردگی۔ فرمائش۔ فرصت۔ فرض۔ فراموش۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔45 آج ایک نئی طرح ڈالیں۔Thesaurus بنائیں

تھیسارس یعنی متبادل لفظوں کا ذخیرہ۔ لکھنے والے جانتے ہیں، کبھی کبھی کوئی لفظ ذہن میں آتا ہے مگر جچتا نہیں۔ مصنف پھر اس کا کوئی اچھا سا متبادل ڈھونڈتا ہے۔ ایسے موقع پر ڈکشنری سے زیادہ تھیسارس کام آتی ہے جہاں متبادل یا قرب و جوار کے لفظ ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے ہیں۔ فرض کیجئے ہم بولتے یا لکھتے ہوئے لفظ 'درد' پر اٹک گئے۔ اب ہمیں مناسب متبادل کی تلاش ہے جن کا تعلق 'درد' ہی سے نہیں، اس قبیلے سے ہو۔ اس کے آس پاس کے لفظ کارآمد ہو سکتے ہیں۔ آئیے کچھ مثالیں دیکھیں: ہمارا عنوان ہے۔ درد:

پیڑا۔ دکھ۔ تپک۔ ہوک۔ تکلیف۔ ٹیس۔ چمک۔ کسک۔ مرض۔ برداشت۔ ناقابل برداشت۔ جان لیوا۔ شدید۔ پھٹا جانا۔ اذیت۔ اوپری۔ گہرا۔ لاعلاج۔ دوا۔ چوٹ۔ لادوا۔ درد مار۔ مبتلا۔ لاحق۔ پیڑ۔ چبک۔ رقت۔ درد انگیز۔ جاں گداز۔ غم۔ رنج۔ عذاب۔ دردِ سر۔ مول لینا۔ درد شریک۔ درد مند۔ ہمدم۔ ہمدرد۔ اُٹھنا۔ رفع ہونا۔ دھیما ہونا۔ لوٹنا۔ تڑپنا۔ دردناک۔ جاتا رہنا۔ جوڑ۔ پٹھے۔ اعصاب۔ گٹھیا۔ مبتلا

اب ہم اپنی تھیسارس بناتے ہیں۔ میں کچھ لفظ چن کر لے آیا ہوں اور فرض کیجئے کہ یہ لفظ موزوں نہیں۔ سوچئے ان کی جگہ کیسے کیسے لفظ آ سکتے ہیں جو ذہن میں آئے، بس لکھتے جائیے۔ مناسب ہے یا نہیں، بعد میں دیکھیں گے:

آنکھ

بدن

کامران خالد

پتھر

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔ ۴۶ آج ک اور گ کی باری ہے

کل مجھے منہ کا مزا بدلنے کے خیال سے کاف گاف کو پھلانگ کر اردو تھیسارس بنانے کی سوجھی۔ سچ تو یہ ہے کہ اردو معاشرے کے ذہن میں ابھی تک تھیسارس کا تصور واضح نہیں۔ احباب کو سمجھانے کے لئے میں نے محنت کر کے 'درد' کے عنوان تلے کوئی پچاس مثالیں جمع کیں جن میں دردمندی سے لے کر 'گٹھیا' تک وہ تمام لفظ شامل تھے جو کسی نہ کسی شکل میں درد کے احاطے میں آتے ہیں۔ یہ مشق مکمل کر کے فیس بک پر پوسٹ کر دی۔ عموماً دو ڈھائی منٹ بعد احباب کے تبصرے آنے لگتے ہیں لیکن کل ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ ہوا یہ کہ خاموش چھا گئی۔ پھر کچھ کمنٹ آئے تو بس کام چلانے والے تھے۔ ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد مجھے اس احساس نے ستانا شروع کا کہ مجھ سے بھول ہوگئی۔ آج تو ہمیں کاف اور گاف کے لفظوں کی مشق کرنی تھی۔ پھر اچانک کچھ یوں لگا کہ خاموشی ٹوٹی اور پھر احباب نے جو مشق پر ہاتھ صاف کیا تو میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ وہ جو سناٹا سا تھا، وہ دراصل مشق کی تیاری کا وقفہ تھا۔ اس کے بعد تبصروں کا ایسا تانتا بندھا کہ میرے دیئے ہوئے تین لفظوں کا امتیاز بھی مٹا دیا گیا اور احباب نے خود اپنے عنوان قائم کر کے مشق آگے بڑھانی شروع کر دی۔ مجھے نہ حیرت ہوئی اور نہ افسوس ہوا کیونکہ اب جو جوش و خروش نظر آ رہا تھا تو اس میں کسی طرح کی مداخلت کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ واہ وا۔ احباب نے ایسے ایسے لفظ یک جا کئے کہ میں دنگ رہ گیا۔ تھیسارس کیا ہوتی ہے، خود میرے ذہن میں بات صاف ہوگئی۔

آج ہم اپنے معمول کے مطابق لفظوں کا سفر جاری رکھیں گے۔ عین اور غین پہلے ہی نمٹ چکے۔ آج ہم ایسے لفظ، فقرے، محاورے، کہاوتیں اور روزمرہ جمع کریں گے کہ کاف اور گاف جن میں نمایاں ہوں، شروع میں، درمیان میں یا آخر میں۔ اب مثالیں دینے کا مرحلہ ختم ہوا یوں بھی مثال کے لئے کرگس کوئی اچھا لفظ نہیں ۔ آپ اپنی صوابدید کام میں لایئے۔ لکھئے اور لفظ ذرا لطافت لئے ہوئے ہوں تو آپ کو دعا دوں گا۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔ ۴۷ ل سے لا۔م سے محدود، الف سے امکانات

کافی دنوں سے ہم ایسے حروف میں گھرے ہوئے تھے جو عربی اور فارسی کے لئے مخصوص تھے۔ آج ہم حروف کے کھلے آنگن میں نکل آئے ہیں اور لام اور میم جیسے حروف سے بغل گیر ہونے چلے ہیں۔ یہاں عربی، فارسی، ہندی، سنسکرت اور شاید پراکرت جیسی سب ہی زبانوں کا میدان کھلا ہے۔ آج ہم ایسے لفظ وضع کریں گے جن میں لام یا میم شامل ہوں۔ ہم ان لفظوں کے جملے بھی بنائیں گے تا کہ واضح ہو جائے کہ زبان میں یہ لفظ کیوں کر برتے جاتے ہیں۔ ہم اشعار سے گریز کریں گے اور دکھائیں گے کہ لفظوں کو فقروں کے درمیان کھپانے کا ہنر ہمیں بھی آتا ہے۔ زبان کے امکانات لامحدود ہیں، ہم بھی ذرا دیر کے لئے ان ہی میں کہیں گم ہو جائیں گے۔ میں پہل کرتا ہوں، پھر میدان آپ کے ہاتھ ہوگا۔

ٹِڈی کے لشکر کے لشکر ہر سبز چیز پر منہ مارتے چلے آ رہے ہیں

لاج کی ماری گوری پنجوں کے بل چلے	لہجے میں لچک ہو تو من موہ لے
مصیبت کو جھیل جانا لڑکوں کا کھیل نہیں	لطیف صاحب اچھے ہیڈ ماسٹر تھے
لفافہ ملتے ہی کھولا، وہ تو خالی تھا	موج مستی کے زمانے گئے، احتیاط سے جیو
مصیبت کبھی تنہا نہیں آتی	کس کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی؟؟

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۴۸

لام سے لب اور لام ہی سے لہجہ

لوگ کہتے ہیں (لوگ کیا؟ میں ہی کہتا ہوں) کہ تحریر میں لہجہ نہیں ہوتا۔ چونکہ آواز نہیں ہوتی، لہجہ بھی نہیں ہوتا۔ مگر کیا میرا خیال درست ہے؟ فیصلہ آپ پر چھوڑا۔ ایسے جملے، فقرے یا پیراگراف لکھئے جن میں لہجہ صاف جھلکتا ہو۔ مثال کے طور پر: خوشی، غم، غصہ، برہمی، لاڈ، پیار، تنبیہ، جلال، خوشامد، دھمکی، الزام تراشی، مقابلے کی دعوت، صاف جھوٹ، یاددہانی، دل ہی دل میں احمق سمجھنا، دل میں کچھ اور زبان پر کچھ اور۔ دل کا بہلاوا۔

ایسے جملے بنایئے جن میں یہ کیفیتیں صاف جھلکتی ہوں مگر یہ بات دھیان میں رہے، آپ کے لہجے میں جو کیفیت شامل ہے، جملے میں اس کیفیت کا نام نہ آنے پائے۔ مثلاً یوں نہ لکھئے کہ میں بہت خوش ہوں یا آپ پر الزام ہے یا میں آپ سے خفا ہوں یا مجھے تم سے پیار ہے۔

بظاہر آسان کام ہے مگر یوں ہے نہیں، خود کو آزما کر دیکھئے اور مجھے دکھایئے۔ میرا خیال ہے کہ تحریر میں لہجہ نہیں ہوتا۔ آپ کیا کہتے ہیں؟

اگر آپ ناکام ہوئے تو میں سچا۔ اور اگر آپ کامیاب ہوئے تو بھی میں ہی سچا۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔ ۴۹ کس کس کو شاعری سے لگاؤ تھا؟

کچھ احباب اس بات سے خوش نہ تھے کہ میں نے شعر لکھنے سے روک دیا ہے۔ چلئے آج وہ شکایت دور کئے دیتے ہیں۔ بس ایک شرط ہے۔ آپ شعر لکھیں اور خوب لکھیں مگر کسی اور کے نہیں، اپنے شعر۔

نامور ادیب اور صحافی قیصر تمکین مرحوم کہا کرتے تھے کہ ہر اردو والے نے زندگی میں شعر ضرور کہے ہیں۔ اور جو کہے کہ نہیں کہے، وہ سچ نہیں۔ آج ان کی بات آزما لیتے ہیں۔ میں اناڑی ہوں لیکن اس مشق کی خاطر ایک شعر کہہ رہا ہوں، آپ اسی انداز کے شعر کہیئے۔ وزن اور بحر، مطلع اور مقطع، آزاد، پابند، نثری، کسی کی فکر نہ کیجئے۔ بس شعر کہیۓ، ممکن ہے کتنے ہی احباب اپنے اندر چھپے ہوئے شاعر کو دریافت کریں:

دیکھنا یہ فاصلے مٹ جائیں گے پھر ملاقاتوں کے موسم آئیں گے

ردیف قافیے کی کمی نہیں: جائیں گے، پائیں گے، گائیں گے، بہلائیں گے، سمجھائیں گے وغیرہ وغیرہ۔

دوسری بات یہ کہ اگر آپ کے کہے ہوئے شعر میں کوئی نقص، عیب یا کمی ہوگی تو اطمینان رکھئے، کوئی آپ کو کچھ نہیں کہے گا۔ کہنہ مشق شاعروں کو بڑے ادب سے طبع آزمائی کی دعوت ہے۔

لیجیۓ، شمع آپ کے روبرو آتی ہے۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۵۰ سارے کے سارے شاعر نکلے

کمال ہوگیا۔ہم نے احباب کو دعوت دی کہ دوسروں کے نہیں، اپنے شعر کہیں۔خیال تھا کہ لوگ حوصلہ ہار جائیں گے۔چند ایک کچے پکے شعر سننے کو ملیں گے اور بالآخر ہمیں وہی الف بے پے کی طرف لوٹنا ہوگا۔مگر وہاں تو بالکل ہی مختلف معاملہ نکلا۔شعر گوئی کی دعوت پوسٹ ہونے کی دیر تھی، اشعار کی جھڑی لگ گئی۔چلئے جھڑی تک بات سمجھ میں آتی ہے۔مگر کوئی تصور نہیں کر سکتا کہ زندگی میں پہلے پہل کہے جانے والے اشعار میں لوگ اتنی گہری باتیں کہہ سکتے ہیں۔میں یہاں کسی کا نام نہیں لوں گا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی نام چھوٹ جائے۔صرف اپنی پرانی بات دہراؤں گا کہ اردو زبان کو شاعری اور شاعری کو اردو زبان خوب راس آئی ہے۔یہ اردو کی نفاست کا کمال ہے کہ روزمرہ کے عام الفاظ کو ذرا سلیقے سے آراستہ کیجئے، آپ دیکھیں گے کہ مصرع ہو جائے گا۔آپ سب جیتے رہئے۔کمال کمال کے مصرعے موزوں کر کے آپ نے جی بہت خوش کیا۔شاباش

اور آج باری ہے نون اور واؤ کی۔یہ دو جیتے جاگتے حرف۔نون میں تو ٹھہراؤ ہے لیکن واؤ میں حرکت ہے۔واؤ نہ ہوتا تو زبان میں کتنے ہی الفاظ نہ ہوتے۔لمبی بحث میں نہ پڑیں اور ایسے لفظوں کے محاورے بنائیں جن میں نون یا واؤ آتا ہو۔محاورے، آپ کو یاد ہوگا، ایک کیفیت کا اظہار کرتے ہیں لیکن بیان کوئی دوسری کیفیت کر رہے ہوتے ہیں۔مثلاً سر پھٹا جا رہا ہے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ خدانخواستہ سر پھٹ رہا ہے۔یا جان نکلی جا رہی ہے سے یہ مراد نہیں کہ کسی کا دمِ آخر ہے۔اسی طرح ہم تم پر جان چھڑکتے ہیں کا یہ مطلب نہیں کہ جان کوئی پانی ہے جس کا چھڑکاؤ کیا جا رہا ہے۔بس نون یا واؤ والے لفظوں کے محاورے بنائیے، دیکھیں آپ کو میری نثر کتنی عزیز ہے۔

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر۔۵۱   لیجئے، بات 'ہ' اور 'ے' تک جا پہنچی

تو یہ لفظوں کے سفر کا آخری پڑاؤ ہے۔ آگے چل کر دیکھیں گے۔لیکن اس دوران میں پتہ یہ چلا کہ شعر گوئی کا مشغلہ سب سے زیادہ مقبول ثابت ہوا۔ چلئے، احباب اسی میں خوش ہیں تو ہم بھی کچھ کم مسرور نہیں۔ یہ اردو زبان کا حسن ہے کہ اس میں شعر گوئی کا اتنا زیادہ چلن رہا ہے۔ پرانے وقتوں کے جن شاعروں کا حال کتابوں میں ملتا ہے ان میں پنواڑی بھی تھے، لوہار بھی تھے اور بازار حسن کی طوائفیں بھی تھیں۔ گویا سخن گوئی کے دریچے ہر ایک کے لئے کھلے تھے۔

ہم نون اور واؤ کا مرحلہ طے کر چکے۔ اب ہمارے سامنے تین چار حرف ہیں: ہ۔ ء۔ ی۔ ے۔ بہتر ہے کسی مباحثے میں الجھے بغیر ہم 'ہ' اور 'ی' کی بات کریں۔ آج ہم ایک لفظ چن لیتے ہیں: ہاتھ۔ اور ایسے محاورے اور کہاوتیں بناتے ہیں جن میں لفظ ہاتھ آتا ہو۔ کہنے کو ذرا سا مگر بڑا ہی مال دار لفظ ہے اور کیا نثر اور کیا نظم، ہاتھ کی بات چلے تو دور تلک جائے گی۔ لائیے ہاتھ اسی بات پر۔

ہاتھ سے ہاتھ ملیں تو دنیا اُجلی کر دیں   ہاتھ سے ہاتھ ملیں دعائیں سچی کر دیں
ہاتھ سے ہاتھ ملیں دلوں میں روشنی بھر دیں (شاہین کلب کا نغمہ)

Scanned with CamScanner

لفظوں کا سفر آگے چلیں گے دم لے کر

الف سے ے تک سارے حروف کو ہم نے بہتر طور پر جانا اور پہچانا۔ یہاں میں چاہوں گا کہ ایک وقفہ ہو جائے۔ اس مرحلے پر اپنے نہایت عزیز احباب سے چند درخواستیں کرنا چاہتا ہوں، توجہ چاہئے۔ لفظوں کے سفر میں ہم نے جو پچاس سے زیادہ مشقیں کی ہیں، وہ محض لفظوں کا کھیل نہیں تھا۔ میرا آپ سے اصرار ہے کہ دوسروں کے لکھے ہوئے تبصرے بھی پڑھئے کہ ان میں بھی حکمتیں چھپی ہوئی ہیں۔

۲۔ ایک بہت اہم التجا۔ دیکھئے اردو ایک زبان کا نام نہیں، یہ ایک تہذیب ہے اور اردو اس تہذیب کا ایک گوشہ ہے۔ اس تہذیب کو سنبھال کر رکھنے کی ضرورت ہے اس کے لئے ایک التماس ہے۔ اپنی گفتگو میں 'آپ' کا لہجہ استعمال کیجئے۔ ہر ایک سے آپ کے لہجے میں خطاب کیجئے، پورے ماحول میں ایک شائستگی آ جائے گی۔ دوسرے یہ کہ اپنا جملہ یا فقرہ آپ سے شروع کر کے تم پر ختم کرنا ہماری تہذیب کا قتل ہے: آپ ہمارے گھر آؤ۔ آپ کب تک آسکو گے۔ آپ مشام کا کھانا ہمارے ساتھ کھاؤ۔ یہ زبان کی نفاست پر ایک داغ ہے۔ آپ آیئے، آپ بیٹھئے، آپ کتاب پڑھئے، آپ اپنا جی بہلایئے۔ یہ ہے مہذب لب ولہجہ، اسے اختیار کیجئے۔ پوری فضا نکھر جائے گی۔

اسی سلسلے کی کڑی: آیئے کی بجائے آئیں، بیٹھئے کی بجائے بیٹھیں اور اسی طرح دیکھیں، گائیں، رکھیں، اٹھائیں اردو پر زیب نہیں دیتا۔ اس کی جگہ آیئے، بیٹھئے، دیکھئے، گایئے، رکھئے اور اٹھایئے کہیں زیادہ مہذب انداز ہے بلکہ بقول شاعر اندازِ گفتگو ہے۔ اسے اختیار کیجئے، باتوں سے خوشبو آئے گی، یقین کیجئے

۳۔ آخری بات۔ خدا کا واسطہ تو نہیں، خدائے سخن کا واسطہ، لفظ 'عوام' کو مونث نہ بنایئے، عوام کہتے ہیں، عوام محسوس کرتے ہیں، عوام چپ رہتے ہیں، یہی بولنے کی شائستگی ہے۔ یہ ہماری زبان ہے پیارے، کسی اور کی نہیں، ہم نہیں سنبھال کر رکھیں گے تو کون رکھے گا۔

سلامت رہئے۔

Scanned with CamScanner